

761/2

حضرت امام اعظم

حضرت مجدد الف ثانی

کی نظریں

مؤلفہ

عبدالحکیم خان اختر مجددی مظہری شاہجہانپوری

ناشر

جامع مسجد قادریہ شیرانی

۲۱ راہِ کبیرہ
نیو مرگ سمن آباد
لاہور

شعبہ
پست و
اساعت

حضرت امام عظم

حضرت مجدد الف ثانی

کی نظریں

مولفہ

عبدالحکیم خان اختر مجددی مظہری شاہجہانپوری

ناشر

جامع مسجد قادریہ شیرانی



سرپرست اعلیٰ

فخرالمنشای حضرت صاحبزادہ میاں جمیل احمد صاحب شرقپوری
بجاءہ نشین آستانہ عالیہ شرقپور شریف



53494

نام کتاب ————— حضرت اہم اعظم حضرت مجدد الف ثانی کی نظریں

نام مؤلف ————— عبدالحکیم خان اختر شاہ جہانپوری

ناشر ————— شعبہ نشر و اشاعت جامع مسجد قادریہ شیربانی

اشاعت بار اول ————— صفر المظفر ۱۴۰۹ھ بمطابق ستمبر ۱۹۸۸ء

ہدیہ ————— ۱۲ روپے

تعداد ————— ایک ہزار

مطبع ————— لائیٹ ہاؤس پریس ۱۲ ایبٹ روڈ لاہور

ملنے کا پتہ

(۱) جامع مسجد قادریہ شیربانی، قادریہ روڈ ۲۱، ایکڑ سکیم نیو مزنگ

سمن آباد - لاہور

(۲) جامع مسجد شیربانی، اکبر روڈ، مدینہ چوک (ناخدا) وسن پورہ

لاہور ۳۹ -

فہرست

صفحہ	مضامین	شمار
۴	حرفِ آغاز (محمد رفیق سیکرٹری مرکزی مجلس امام اعظم لاہور)	: ۱
۶	نذرانہ عقیدت (اختر شاہجہان پوری)	: ۲
۷	حضرت امام اعظم ابو حنیفہ	: ۳
۲۰	حضرت مجدد الف ثانی	: ۴
۲۹	امام اعظم اکابر اُمت کی نظر میں	: ۵
۵۰	امام اعظم مجدد الف ثانی کی نظر میں	: ۶
۷۳	اختر شاہجہان پوری کی مطبوعہ و غیر مطبوعہ تصانیف و تراجم	: ۷

پیش لفظ

حضرت امام اعظم نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اسلام میں جو شہرہ آفاق مقام حاصل ہے اس کا اندازہ بنی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی اس پیش گوئی سے لگایا جاسکتا ہے۔ جسے ابو نعیم نے حلیہ میں بروایت حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نقل فرمایا ہے کہ حضور بنی کریم رؤف الرحیم صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم نے فرمایا: ”کہ اگر علم ثریا میں بھی پہنچ جائے تو فارس کے جو امردوں میں سے ایک اس تک پہنچ جائے گا“ آپ کے وفور علم فہم و فراست کے بارے میں حضرت امام مالکؒ فرماتے ہیں: ”بخدا میں نے ان (حضرت امام ابو حنیفہؒ) جیسا کوئی نہیں دیکھا کہ اگر وہ دعویٰ کرتے ہیں کہ یہ ستون سونے کا ہے تو عقلی دلیل سے ثابت کر دکھاتے ہیں“ حضرت امام شافعیؒ آپ کے مقام کا تذکرہ کرتے ہوئے یوں قلمطراز ہیں کہ تمام لوگ فقہ میں حضرت امام ابو حنیفہؒ کے محتاج ہیں۔ حضرت امام احمد بن حنبلؒ آپ کے زہد و تقویٰ کا تذکرہ یوں کرتے ہیں: ”حضرت امام ابو حنیفہؒ زہد و تقویٰ اور اختیار آخرت میں ایسے مقام پر فائز تھے جسے کوئی دوسرا حاصل نہیں کر سکتا“ گویا کہ حضرت امام ابو حنیفہؒ وہ روشن ستارہ ہیں جس سے رات کا راہرو ہدایت پاتا ہے اور ایسا علم ہیں جسے ایمانداروں کے دل قبول کرتے ہیں۔

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرسندی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ فقہ کے بانی حضرت امام ابو حنیفہؒ ہیں۔ فقہ کے تین حصے ان کو مسلم ہیں باقی چوتھے حصے میں سب شریک ہیں فقہ میں صاحب خانہ وہی ہیں اور دوسرے سب ان کے عیال ہیں۔ حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے بقول حضرت امام اعظم امام ابو حنیفہؒ کا بار بار تذکرہ مشک کی مانند ہے اسے جتنا بکھیریں خوشبو آتی ہے گویا کہ حضرت امام اعظمؒ کا تذکرہ وجہ خیر و برکت ہے اور آپ کی تعلیمات کو عام کرنا دنیا بھر میں تقریباً پورے

مسلمانوں کی حوصلہ افزائی اور رہنمائی کے مترادف ہے حضرت مجدد الف ثانیؒ ہزارہ دوم کے ہمہ جہتی مجدد ہیں۔ جہاں آپسے قرآن و سنت کی تعلیمات کے خلاف اٹھنے والے ہر فتنہ کا ہر محاذ پر ڈٹ کر مقابلہ کیا ہے وہاں آپسے باطل قوت سے ٹکڑا کر اپنی غیرتِ اسلامی اور جذبہ ایمانی کا ثبوت دیا ہے۔ آپسے فقہ حنفی کی ترویج و اشاعت کو اپنا شعار بنایا ہے۔

زیر نظر کتاب ”حضرت امام اعظم حضرت مجدد الف ثانیؒ کی نظریں“ فاضل مصنف عبدالحکیم اختر مجددی مظہری شاہجہاںپوری مدظلہ العالی کی تصنیف ہے جس میں فاضل قلم کار نے حضرت امام اعظمؒ کے فضائل و مناقب کو بحوالہ بیان کیا ہے۔ مقام حضرت مجدد الف ثانیؒ کو تاریخ و مکتوبات معصومیہ کے علاوہ مستند کتب کے حوالہ جات سے مزین کیا ہے۔ آپ کی علمی بصیرت اور فقہی مقام کو ائمہ مجتہدین اور اکابرین اُمت کی آراء سے اجاگر کرنے کی کوشش کی ہے اور فقہ حنفی کی اہمیت اور حضرت امام اعظمؒ کے مقام آپ کے کارہائے نمایاں اور عقائد و نظریات کو حضرت امام ربانی مجدد الف ثانیؒ کے مکتوبات کی روشنی میں سیاق و سباق کے ساتھ بیان کیا ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے فضل عظیم سے فاضل مصنف کی اس عظیم علمی تحقیقی اور ادبی کوشش کو قبول و منظور فرمائے۔ آمین

سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ شرقیہ شریف کا فقہ حنفی کے ساتھ ایک گہرا تعلق اور تعلیمات مجددیہ کی ترویج و اشاعت کرنا ایک مشن کی حیثیت رکھتا ہے۔ اور متوسلین آستانہ عالیہ کو اس کی طرف مائل کرنے اور ترغیب دینے کا سہرا حضرت فخر المصباح صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقپوری سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقیہ شریف کے سر ہے اور آپ کی مساعی جمیلہ اور شب و روز مسلسل کوشش اور محنت اس چیز کا منہ بولتا ثبوت ہے کتاب ”حضرت امام اعظمؒ مجدد الف ثانیؒ کی نظریں“ کی اشاعت بھی اس سلسلہ کی ایک عملی صورت ہے جس کی اشاعت متوسلین آستانہ عالیہ کے ایک شعبہ نے اپنے شیخ کمال کی تقلید و ترغیب میں کی ہے۔

اراکین شعبہ نشر و اشاعت جامع مسجد قادریہ شیربانیؒ بابا العموم اور محمد یوسف حکیم عبید العفو

اور عبدالستار صاحبان بامخصوص اس عظیم کتاب کی اشاعت میں مدد و معاون ہونے
کی صورت میں مبارک باد کے مستحق ہیں اور ان کا یہ کارنامہ لائق صد تحسین ہے اللہ تبارک و
تعالیٰ اپنے حبیب پاک صاحب لولاک صلی اللہ علیہ وآلہ و اصحابہ وسلم کے طفیل ان کی
اس کوشش کو قبول فرمائے اور ان کے قلوب و اذہاں کو مزید دین اسلام کی تبلیغ و
اشاعت کی طرف مائل فرمائے۔ آمین

خادم سلسلہ عالیہ نقشبندیہ مجددیہ

غلام سرور نقشبندی مجددی

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ

حضرت امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی واسم گرامی نعمان ہے۔
امام اعظم آپ کا وہ لقب ہے جو اکابر امت کی طرف سے ملا کیونکہ کسی کو کشور
فقاہت میں آپ کا کوئی ثانی نظر نہیں آیا۔ ابو حنیفہ آپ کی کنیت ہے اور
یہ آپ کے کسی بچے کے باعث نہیں بلکہ اس ملت ابراہیمی اور
دین حنیف کے عظیم المثل علمبردار ہونے کے باعث قسام ازل نے
آپ کو اس کنیت سے متصف و مشہور کر دیا۔

عمر کا در کعبہ و بیت خانہ می نالہ حیات

تازہ بزم عشق یک دانائے راز آید بروں

مشہور روایت کے مطابق آپ کی پیدائش ۸۰ھ میں ہوئی۔

آپ نسلاً فارسی (ایرانی) تھے۔ مولانا فقیر محمد جہلمی علیہ الرحمہ نے سلسلہ نسب
یوں لکھا ہے۔ نعمان بن ثابت بن نعمان بن مرزبان بن قیس بن یزدگر
بن شہر بار بن نوشیروان۔ بعض روایات میں آپ کے پردادا کا نام مرزبان
اور بعض میں ماہ بھی آیا ہے۔ ممکن ہے یہ ان کے اسلام قبول کرنے سے
پہلے کے نام ہوں۔ جبکہ مرزبان اس وقت سردار کہتے تھے اور اسلامی نام

۱۔ فقیر محمد جہلمی مولانا: حقائق الخنفیہ، مطبوعہ نوکشتور لکھنؤ، ص ۱۷

نعمان رکھا گیا ہو۔ ممکن ہے کہ نام نعمان ہو اور مرزبان دماہ دونوں لقب ہوں
ہاں اُن کا اکثر روایات میں نام زوطی آیا ہے اور قرین قیاس ہے کہ اسلام
قبول کرنے سے پہلے ہی نام ہو گا۔

آپ کے والد محترم حضرت ثابت کے متعلق یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچی ہوئی
ہے کہ وہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی بارگاہ میں حاضر
ہوئے تھے۔ انہوں نے حضرت ثابت اور ان کی اولاد کے لئے خیر و برکت کی
دعاء فرمائی تھی۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ابنائے فاریں کی تعریف
کرتے ہوئے آپ کی بشارت دی تھی۔ بلاشبہ آپ سراج اُمتِ محمدیہ اور
اہل حق کو قیامت تک مشعلِ راہ کا کام دینے والے ہیں۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی پیدائش کوفہ میں ہوئی جو امیر المؤمنین
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا دار الخلافہ ہوتے اور حضرت عبداللہ بن مسعود
رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۲۲ھ) کی موجودگی کے باعث علم و فضل کا
مرکز اور اہل علم حضرت کا مرجع بن گیا تھا۔ آپ نے ہوش سنبھالا تو کوفہ میں
ہر مسلم و فن کے برگزیدہ حضرات کا جہم غیفر دیکھا۔ صحابہ کرام کو دیکھنے والے
اور اُن بزرگوں سے دل کھول کر فیض یاب ہونے اور کسبِ علم کرنے والی

عزیز الرحمن بجنوری، مفتی: امام اعظم ابو حنیفہ، مطبوعہ لاہور، ص ۲۸، ۲۹

۱ شبلی نعمانی، علامہ: سیرۃ النعمان، مطبوعہ کراچی، ص ۲۵

۲ میاں جمیل احمد شرق پوری، مولانا: تذکرہ امام اعظم، مطبوعہ لاہور، ص ۱۶، ۱۷

ہستیاں چاروں طرف موجود تھیں۔ اُن حضرات نے علوم دینیہ کے مخزن اور اتباعِ صحابہ کی منہ بولتی تصویر ہونے کے باعث مخلوقِ خدا کو سرمایہ دین و دنیا سے مالا مال کرنے کی خاطر حلقہٴ درس جاری کر رکھے تھے۔ جن کی طرف لوگ ایسے دوڑتے تھے جیسے پیاسا کنوئیں کی طرف۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ معاشی لحاظ سے خوش گزران تھے۔ پڑے کی وسیع پیمانے پر تجارت کرتے تھے۔ تحصیلِ علم کی طرف مائل ہوئے تو درجہ کمال تک پہنچ گئے اور فقہ کو اپنا خصوصی میدان بنایا کیونکہ یہ میدان تمام علوم دینیہ کا جامع ہے نیز قسّام ازل نے کشورِ فقاہت کی سلطانی کا تاج آپ کے سر پر سجایا ہوا تھا۔ اُمتِ محمدیہ میں آپ وہ سب سے پہلے خوش نصیب و نبرد نہیں جنہوں نے اس خطرے کو محسوس کیا کہ وہ دن دور نہیں جب دورِ رسالت سے دور اور صحیح صورتِ حال کی خبر داری سے مجبور ہونے کے باعث لوگ قرآنی آیات اور فرامینِ رسالت کو ایسے مفہوم و مطالب کا لباس پہنانے لگیں گے جن کا حقیقت سے تعلق نہیں ہوگا۔ یوں جگہ جگہ بے پناہ فتنے کھڑے ہو جائیں گے جو قرآن و حدیث کے حقیقی مفہوم و مطالب کو یوں اپنے نرغے میں لے لیں گے جیسے گھنگور گھٹائیں مہرِ درخشاں کو چھپا کر اہل زمین کو اُس کی تابانی سے محروم کر دیتی ہیں۔

۱۔ ابن سعد، علامہ: طبقات ابن سعد، مطبوعہ مصر، جلد ششم ص ۴

۲۔ جلال الدین سیوطی، خاتم الحفاظ: تبیض الصیغہ مترجم مطبوعہ لاہور ص ۶۳

اس خطرے کو محسوس کرتے ہی آپ نے چالیس ایسے حضرات کا بورڈ تشکیل دیا جو اپنے اپنے میدان میں یگانہ روزگار اور سرمایا افتخار رکھتے ان جملہ حضرات میں امام اعظم سب سے فائق اور وسیع النظر ہونے کے باعث شمع محفل ثابت ہوتے تھے بعض اوقات اراکین مجلس ایک ہی مسئلہ پر مہینہ بھر غور و خوض اور بحث و تمحیص کرتے رہتے، اشکال و شبہات پیش ہوتے اور جملہ پہلوؤں پر مکمل غور کرنے اور قرآن و حدیث کی روشنی میں پوری طرح جانچنے کے بعد اس کا جو حکم متعین ہوتا اسے ضبط تحریر میں لایا جاتا۔ یوں فقہ حنفی چالیس نادیر روزگار ہستیوں کی کاوش فکر سے اس صورت میں منظر عام پر جلوہ گر ہوئی کہ دوسرے کسی مجتہد کو اس معیار کا شرف حاصل نہ ہو سکا اور بالآخر امام ابو حنیفہ کو جملہ ائمہ مجتہدین اور اکثر مفسرین محدثین فقہاء اور اولیاء اللہ نے امام اعظم کے لقب سے یاد کیا اور آپ کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کیا۔

یوں تو دیگر ائمہ مجتہدین یعنی امام مالک بن انس (المتوفی ۱۷۹ھ) امام محمد بن ادریس شافعی (المتوفی ۲۴۱ھ) اور امام احمد بن حنبل (المتوفی ۲۴۱ھ) رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم کے مقلدین میں کافی علماء اور اولیائے عظام ہوئے لیکن امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مقلدین میں جتنے

۱۔ سوفی بن احمد مکی، علامہ: مناقب للموفق، جلد دوم، ص ۳۳

۲۔ احمد بن علی خطیب بغدادی، حلقہ: تاریخ بغداد، جلد ۲۲، ص ۱۰۸

فقہاء اور اولیاء اللہ ہو گئے رہے ہیں ان کا شمار اگر ناممکن نہیں تو از حد مشکل
 ضرور رہے۔ دوسری جانب آپ کو یہ خصوصیت بھی حاصل ہے کہ دنیا میں
 جتنے حضرات مسلمان کہلاتے ہیں۔ ان کے دُعا بتالیٰ سے زیادہ افراد امام
 ابو حنیفہ کے مقلد سنی حنفی کہلانے والے اور اُمت محمدیہ کا سنوادی اعظم ہیں۔
 ذَلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَاءُ ۗ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ ۝

امام ابو حنیفہ جہاں علم و فضل میں عظیم النظیر تھے وہاں زہد و ورع میں
 بھی آپ کا جواب نہیں تھا۔ مایہ ناز معاصرین اور اُس دور کے کتنے ہی اولیاء
 اللہ نے اس حقیقت کا پورے شرح صدر سے اعتراف کیا ہے۔ امام اعظم رحمۃ
 اللہ علیہ کے زمانے سے لے کر آج تک آپ کے متعلق بہت کچھ کہا گیا اور بہت
 کچھ لکھا گیا۔ آپ کے خداداد کمالات کو جتنا کوئی دیکھ سکا اس نے انہیں بیان
 کر کے آپ کی بارگاہ میں خراج عقیدت پیش کیا۔ امام مالک اور امام عبد اللہ
 بن مبارک سے لے کر آج تک اُمت محمدیہ کے اکثر بزرگوں نے آپ کے مجاہد و
 محاسن بیان کئے ہیں۔ جن میں حنفی بزرگ ہی نہیں بلکہ اہل حق کے باقی
 تینوں مذاہب کے اولیاء اللہ اور فقہاء محدثین بھی آپ کی تعریف و
 توصیف میں رطب اللسان رہے ہیں۔ امام ابو حنیفہ کی نکتہ رمی دقت
 نظر اور وسیع النظری تک رسائی نہ ہونے کے باوجود بعض بزرگوں نے جو

۱۔ احمد سرہندی، مجدد الف ثانی، مکتوبات امامہ دہلی، دفتر دوم، مکتوب ۵۵

۲۔ فوز بخش توکل، مولانا، الاقوال العجیبا، مطبوعہ لاہور ۱۳۳۲ھ ص ۶

امام اعظم پر اعتراضات کیئے اور آپ کے بعض مسائل کو حدیث کے خلاف یا قیاس پر مبنی لکھ دیا تو چاروں مذاہب کے بزرگوں نے اُن اعتراضات کو دلائل و براہین سے غلط ٹھہرایا اور حضرت امام اعظم کی طرف سے دفاع کثرت کا حق ادا کر دیا ہے۔ جبکہ بعض فقہاء محدثین نے تو اس موضوع پر مستقل کتابیں لکھ کر وہ داد تحقیق دی کہ انصاف کی لاج رکھ لی ہے کیونکہ امام ابوحنیفہ اگر اہل حق و صداقت کے مایہ ناز بزرگ ہیں تو اعتراض کریں تو انے حضرات بھی غیر نہیں تھے۔ وہ بھی اپنے تھے۔ بدنیت نہیں تھے۔ لیکن فکری نارسائی کے باعث اعتراض کر بیٹھے تھے۔ اُن بزرگوں کے اعتراضات اور آج کے ایک گمراہ فرقے اور حاسد و متعصب لوگوں کے اعتراضات میں زمین و آسمان کا فرق ہے کیونکہ۔

آئکہ والا ترے جو بن کا تماشا دیکھے

دیدہ کو رکھ کر کیا نظر آئے کیا دیکھے

داتا گنگوہی (لاہور) میں بیٹھے کر یہ سطور لکھتے وقت یہ خیال دل میں

چٹکیاں لینے لگا کہ حضرت امام اعظم کے بارے میں کیوں نہ حضرت شیخ علی ہجویری

المعروف بہ داتا گنگویش رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۵۰ھ) کے تاثرات پیش

کروں۔ چنانچہ مرشد لاہور فرماتے ہیں۔

وَمِنْهُمْ إِمَامُ أَمَامٍ وَمَقْتَدَايُ سُنَيَا | اِن بزرگوں میں سے ہی اماموں کا امام

شرف فقہاء و غیر علماء ابوحنیفہ نعمان بن | اہلسنت کے پیشوا فقہاء کے شرف اورد

۱۔ نور بخش توگئی، مولانا۔ الاقوال الصمیمہ، مطبوعہ لاہور ۱۳۲۳ھ ص ۹

ثابت الخزاز رضی اللہ عنہ دی رائے
مجاہدت و عبادت قدم راستہ بودہ
است و اندر اصول این طریقت
شافی عظیم داشت۔ ۱
اس سلسلے میں مزید فرماتے ہیں۔

یحییٰ بن معاذ الرازی رضی اللہ عنہ گوید
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خواب دیدم
گفتش یا رسول اللہ ابن اہلبے
قال عند علم ابی حنیفہ ۲
یحییٰ بن معاذ رازی رضی اللہ تعالیٰ عنہ
فرماتے ہیں کہ میں نے پیغمبر خدا صلی اللہ تعالیٰ
علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ عرض گزار
ہوا کہ یا رسول اللہ آپ کو کہاں تلاش کرو؟
فرمایا کہ علم ابو حنیفہ کے پاس۔

حضرت داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے ایک خواب کا ذکر ان لفظوں
میں فرمایا ہے۔

من کہ علی عثمان الجلابی ام رضی اللہ
عنہ شام بودم بر روضہ بلال مؤذن
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم خدمتہ بودم خود را بکے
دیدم اندر خواب کہ پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم
از باب بنی شعیبہ اند آمد و میری داد کنند
میں کہ علی عثمان جلابی ہوں شام میں پیغمبر
خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے مؤذن حضرت
بلال کے مزار پر سو رہا تھا کہ خواب میں
خود کو مکہ مکرمہ میں دیکھا کہ پیغمبر خدا صلی
اللہ علیہ وسلم باب بنی شعیبہ کی طرف سے

۱ علی ہجویری، داتا گنج بخش: کشف المحجوب، مطبعہ پنجاب یونیورسٹی لاہور ص ۹۸

۲ علی ہجویری، داتا گنج بخش: کشف المحجوب، مطبعہ پنجاب یونیورسٹی لاہور ص ۱۰۱

گرفتہ چنانکہ اطفال را گیرند شفق
پیش دی رنم ویر لشت پالیش بوسہ دام
اندر تعجب آں بود کہ آں پر کیت دی
بر حکم اعجاز بر باطن و اندیشہ من مشرف
شدم را گفت این امام تست داہل دیار
تو ابو حنیفہ

اندر داخل ہو رہے ہیں اور ایک بوڑھے کو
گود میں لیا ہوا تھا۔ جیسے کہ ازراہ شفقت
بچے کو گود میں لیتے ہیں۔ میں حاضر بارگاہ
ہوا آپ کے قدم کو بوسہ دیا اور اس تعجب
میں تھا کہ یہ مرد پیر کون ہے۔ آپ معجزانہ
شان سے میرے باطن اور دلی خیال پر
مطلع ہوئے اور فرمایا کہ یہ تمہارا اور تمہارا
ملک والوں کا امام ابو حنیفہ ہے۔

کشف المحجوب کی اس عبارت اور شیخ علی ہجویری رحمۃ اللہ علیہ جیسے دیدہ بینا
لکھنے والے بزرگ اور میدان کشف و روحانیت کے شہسوار کے مذکورہ بالا
خواب سے کتنی ہی باتیں راسخ العقیدہ مسلمانوں کے صفحہ ذہن پر ابھرتی ہیں۔ ان
میں سے چند باتیں یہ بھی ہیں۔

- ۱۔ معلوم ہوا کہ بزرگوں کی قبروں پر مزارات تعمیر کرنا اہل حق کا قرونِ اولیٰ سے اب تک
معمول رہا ہے جیسا کہ مذکورہ عبارت کے برہنہ بلال والے لفظوں سے ثابت ہے۔
- ۲۔ یہ بات بھی معلوم ہوئی کہ مسلمانوں کے عوام تو کیا خواص تک بزرگوں کے مزارات
پر حاضری دیتے رہے جیسا کہ حضرت داتا گنج بخش کے مذکورہ گل سے واضح ہے۔
- ۳۔ اہل سنت کے عوام و خواص کا یہ عقیدہ ہمیشہ سے چلا آرہا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم لوگوں کے باطنی حالات اور دلوں میں چھپے ہوئے خیالات تک کو جان پیتے ہیں۔

۱۔ علی ہجویری، داتا گنج بخش: کشف المحجوب، مطبوعہ پنجاب یونیورسٹی لاہور ص ۱۰۱

۴۔ بر پشت پالیش بوسہ دادم سے معلوم ہوا کہ بزرگوں کی دست بوسی تو کیا پا بوسی بھی جائز ہے

۵۔ امام ابو حنیفہ پورے طور پر حفاظتِ رسول میں تھے۔

۶۔ امام ابو حنیفہ اپنے بعد والے بزرگوں کے بزرگ اور اماموں کے بھی امام ہیں۔

۷۔ امام تست و اہل دیار تو سے معلوم ہوا کہ پاکستان اور بھارت دونوں ملک حنفیوں کے ہیں۔ باقی مالتوفند میں سے ایک ایرانی سوغات اور بقایا برٹش گورنمنٹ کی یادگار ہیں۔

اب ہم قارئین کرام کی خدمت میں وہ تاثرات پیش کرنا چاہتے ہیں جو داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ جیسے دیدہ بینا رکھنے والے مردِ حق آگاہ نے اخذ کیے اور دوسرے مسلمانوں کو ان سے مطلع کرنے کی خاطر لکھے انہیں سپردِ قلم کیا۔

دستِ شہزادیں خواب مرا کہ دنی کی	میرا یہ خواب درست ثابت ہوا کیونکہ
ازاں بودہ است کہ از اوصافِ طبع	وہ (امام اعظم) ان حضرات میں سے ایک
فانی بودند و با حکامِ شرع باقی و بدان	ہیں جو اپنے طبعی اوصاف سے فانی اور
قائم چنانکہ برندہ دی پیغامبر صلی اللہ	احکامِ شرع کے ساتھ باقی و قائم ہیں کیونکہ
علیہ وسلم بود و اگر دی خود رفتی باقی	ان کے لئے جانے والے پیغمبرِ خدا صلی اللہ
الصفیہ بودی و باقی الصفیہ یا مغلطی بود	تو اے علیہ وسلم ہیں۔ اگر وہ خود چلتے
یا مصیب چون برندہ دی پیغامبر	تو باقی الصفیہ ہوتے جبکہ باقی الصفیہ خطا
بود صلی اللہ علیہ وسلم فانی الصفیہ	کار ہوتا ہے یا غلطی سے بچنے والا لیکن
باشد بقای صفیہ پیغمبر صلی اللہ علیہ	جب ان کے لئے جانے والے پیغمبرِ خدا
وسلم و چون بر پیغامبر صلی اللہ علیہ وسلم	صلی اللہ علیہ وسلم ہیں تو وہ فانی الصفیہ

خطا صورت نگیرد و برانگہ بدو قائم بودیم
 لکیر و این رمزی لطیف ست
 ہوتے معنی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی
 صفت کیساتھ باقی رہنے والے اور
 چونکہ پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
 خطا کو راستہ نہیں ہے لہذا جو ان کے
 ساتھ قائم ہوا اسے خطرہ نہیں یہ لطیف
 رمزی ہے۔

داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۴۰ھ) چونکہ دانائے راز ہیں لہذا
 عین الیقین سے دیکھ کر راز کی بات ظاہر کر دی۔ یہی تودہ دیکھنے والی آنکھیں
 ہیں جن کے بارے میں سرور کون و مکاں صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔
 اتَّقُوا فِرَاسَةَ الْمُؤْمِنِ فَإِنَّهُ يَنْظُرُ سِتْرَهُ اللَّهُ يَعْنِي فِرَاسَتِ مُؤْمِنٍ سَبَّحُ
 کیونکہ وہ اللہ کے نور کے ساتھ دیکھتا ہے۔ مذکورہ واقعہ تو حضرت بلال رضی
 اللہ عنہ (المتوفی ۳۷ھ) کے مزار پر انوار پر پیش آیا۔ اب خود امام اعظم
 ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے مزار مرجع ابرار کے بارے میں بزرگوں کا معمول ملاحظہ
 فرمائیے۔

اعلم انہ لم یزل العلماء ذوالحاجات
 یزرون قبرہ (ای قبر ابی حنیفہ) دیکھ
 سلوان عنہ فی قضاء حوائجهم ویرون
 نوح ذلک منہم الامام الشافعی طاکات
 جاتا چاہیے کہ ہمیشہ سے حاجت مند
 علماء اُن یعنی امام ابو حنیفہ کی قبر
 کی زیارت کرتے، اپنی حاجتوں کے پورا
 ہونے میں اُن کا وسیلہ پکڑتے اور اس

اے علی ہجویری، داتا گنج بخش :- کشف المحجوب، شائع کردہ پنجاب یونیورسٹی لاہور ص ۱۰۱

بغداد فاند جاو عند اند قال الخ
 لا تبرک بالی حنیفۃ واجبی الی قبرہ
 فاذا عرضت لی حاجۃ صلیت رکعتین
 وجئت الی قبرہ وسئلت اللہ عنہ
 فتقضى اسرعیاء ذکر بعض المتکلمین علی
 منہاج النووی ان الشافعی علی الصبح
 عند قبرہ فلم یقنت فتیل لہ ثم قال تاد
 بامع صاحب ہذا القبر و ذکر ذلک
 غیرہ ایضا و زاد انہ لم یجہر بالبسملة
 ولا اشکال فی ذالک لہ

میں کامیابی دیکھتے آئے ہیں۔ ان میں
 سے امام شافعی بھی ہیں۔ جب وہ
 بغداد میں تھے تو یہاں حاضر ہوئے اور
 فرمایا کہ میں ابو حنیفہ سے برکت حاصل
 کرتا اور ان کی قبر پر حاضر ہوتا ہوں۔
 جب مجھے حاجت پیش آتی ہے تو دو
 رکعتیں پڑھ کر ان کی قبر پر حاضر ہوتا اور
 اس کے پاس اللہ تعالیٰ سے سوال کرتا ہوں
 تو جلد حاجت پوری ہو جاتی ہے بعض
 متکلمین نے نووی کی طرح ذکر کیا ہے
 کہ امام شافعی نے ان کی قبر کے پاس
 صبح کی نماز پڑھی تو قنوت ترک کر دی۔
 پوچھا گیا تو فرمایا کہ اس قبر والے بزرگ کا
 ادب کرتے ہوئے۔ ان کے سوا دوسروں نے
 یہ بھی کہا کہ انہوں نے بسم اللہ اواز سے نہ پڑھی
 اور اس میں کوئی اشکال نہیں۔

مشہور محدث امام ابن حجر مکی ہتیمی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۷۵ھ) کی
 مذکورہ عبارت سے بایہ ناز بزرگوں کے کتنے ہی معمولات و معتقدات سامنے آجاتے

لہ (۱) ابن حجر مکی محدث:۔ النجرات الحسان فی مناقب النعمان، ص ۱۷

ہیں اور ان کی روشنی میں جب مبتدعینِ زمانہ کی روش اور ان کے نظریات کو دیکھتے ہیں تو دونوں کے اندر مماثلت و مشابہت کا شائبہ تک بھی تو نظر نہیں آتا۔

صاف نظر نہ لگتا ہے کہ توحید کے ان خانہ ساز ٹھیکیداروں کا مذہب بزرگوں والی صراطِ مستقیم سے بغاوت پر مبنی ہے۔ ان حضرات کو ارشادِ ربّانی کُنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ میں نائدہ نظر نہ آیا ہوگا اسی لئے کُنُوْا مَعَ الصّٰدِقِیْنَ کے بجائے کُنُوْا مَعَ الْمُنْصِفِیْنَ کو شعار بنایا ہوا ہے۔

ارشادِ ربّانی: كُلُّ مَنْ عَلِيْهَا فَاِنْ هُوَ يَنْبَغِيْ وَجْهٌ لِّكَ ذُو الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ ہ کے تحت حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کو بھی اس دائرہ فانی سے عالم جاودانی کی طرف رختِ سفر باندھنا پڑا۔ آپ اس سرائے فانی میں آئے تو عبد الملک بن مروان کی حکومت تھی اور اس کی طرف سے مشہور زمانہ ظالم و جابر مہلج بن یوسف عراق کا گورنر تھا۔ ۱۵۰ھ میں وفات پائی تو عباسی خلیفہ منصور نے ۱۴۶ھ سے آخری وقت تک نظر بند رکھا۔ گرم اور نرم ہر قسم کے حالات سے گزرے لیکن عزم و استقلال کے کوہِ گراں کے قدموں میں بغزش نہ آئی۔ ذرا نہ لڑکھڑائے اور ہمتِ مردانہ کے ساتھ ماہِ شوال میں جمعۃ المبارک کے دن ۱۵۰ھ میں سے جنت الفردوس کی جانب روانہ ہو گئے اور امتِ محمدیہ کے لئے جلنے سے پہلے اجتہادی مسائل کا ایسا باغ لگا گئے۔ جو ہر قسم کی آندھیوں اور جھکڑوں نیز

(ب) موفق بن احمد کھلی، علامہ: مناقب الامام الاعظم، جلد دوم، ص ۱۹۹

(ج) غلام دستگیر قہوری، مولانا: تحفہ دستگیر، ص ۲۰

(د) فضل احمد لدھیانوی، قاضی: انوار آفتاب صداقت، جلد دوم، ص ۱۱۴

مخالفین و حاسدین کی سازشوں کے باوجود قیامت تک سدا بہار رہے گا۔ اِنَّ
 شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے لوزی پر روتی ہے
 بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ و در پیدا

حضرت مجدد الف ثانی

قطب ربّانی غوثِ محمدی حضرت مجدد الف ثانی سرسندی رحمۃ اللہ علیہ کا اسم گرامی احمد لقب بدر الدین اور کنیت ابوالبرکات ہے۔ آپ کو قیومِ زمانِ اول مجدد الف ثانی اور امام ربّانی وغیرہ القاب سے یاد کیا جاتا ہے۔ آپ کی پیدائش مشہور مغل شہنشاہ جلال الدین اکبر کے دورِ حکومت میں ہوئی۔ آسمانِ دلایت پر چودھویں کا چاند بن کر چلنے والے حضرت مجدد الف ثانی ۱۳ شوال ۹۶۰ھ کو سرسند شریف میں پیدا ہوئے۔ ۲۹ صفر ۱۰۲۰ھ کو اس جہانِ نالی سے جنت الفردوس کی جانب سدِ صراط سے سرسند شریف میں آپ کا مزارِ پرانوار زیارتِ گاہِ انام اور مرجعِ خاص و عام ہے۔ آنکھ والوں کی نگاہوں میں حضرت مجدد الف ثانی کا وجود چشمہ آبِ حیات ہے۔ جیسا کہ حضرت خواجہ محمد معصوم سرسندی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۶۹ھ) نے فرمایا ہے۔

زمینِ ہند پر چند پر ظلمت و کدورت
زمینِ ہند اگرچہ ظلمت و کدورت سے
ست لیکن چشمہ حیات در ظلمات
بھری ہوئی ہے لیکن ظلمات کے اندر
چشمہ آبِ حیات ہے۔

آپ کا سالِ پیدائش لفظِ خاستہ سے بھی نکلتا ہے۔ آپ مذہبِ سنی حنفی مسلک

۱۔ محمد ایوب قادری، پروفیسر: تذکرہ علماء ہند اردو، مطبوعہ کراچی، ص ۸۸

۲۔ بدر الدین سرسندی، خواجہ: وصال احمدی، مطبوعہ سیالکوٹ، ص ۱۸

نقشبندی نسباً فاروقی اور مولداً ساکناً سرسندی تھے۔ آپ کا سلسلہ نسب تائیس^{۲۷} واسطوں کے ساتھ حضرت امیر المومنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ (المتوفی ۳۵ھ) سے جا ملتا ہے۔ حضرت مجدد الف ثانی کا سلسلہ طریقت متعدد واسطوں کے ساتھ فخرِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم تک پہنچتا ہے۔ یعنی سلسلہ نقشبندیہ میں ۲۱ واسطوں سے سلسلہ قادریہ میں ۲۵ واسطوں سے اور سلسلہ چشتیہ میں ۲۷ واسطوں کے ساتھ۔ سلسلہ چشتیہ میں اپنے والد ماجد شیخ عبد الواحد رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۷۷ھ) سے اجازت و خلافت حاصل تھی سلسلہ قادریہ میں شاہ کمال کھٹکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۸۱ھ) سے غوث اعظم شیخ عبد القادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۶۱ھ) کا عطا فرمودہ خرقہ خلافت پایا^{۲۸} اور سلسلہ نقشبندیہ میں خواجہ باقی باللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۱۲ھ) سے اجازت و خلافت پائی اور وہ کمال حاصل کیا کہ آسمانِ ولایت و معرفت پر ایسا مہرِ درخشاں بن کر چمکے کہ قیامت تک دنیا کے ظلمت کدے کو جگمگاتے اور اہل ایمان کے قلوب کو لقمہ نور بناتے رہیں گے۔

۹۹۸ھ میں آپ جلال الدین اکبر (المتوفی ۱۰۱۴ھ) کے دار السلطنت اکبر آباد (اگرہ) تشریف لے گئے جہاں دو وزیروں ابوالفضل اور فیضی کی علمیت

۲۷ محمد معصوم سرسندی، خواجہ:- مکتوبات معصومیہ دفتر سوم، مکتوب ۶۵، ۱۴۲

۲۸ احمد سرسندی، مجدد الف ثانی:- مکتوبات امام ربانی دفتر سوم، مکتوب ۸۷

۲۹ محمد یاشم کشمی، خواجہ:- زبدۃ المقامات، مطبوعہ کانپور، ص ۱۳۵

۳۰ محمد حسین مراد آبادی، مولانا:- انوار العارفین، مطبوعہ مکتبہ، ص ۲۴۸، ۲۴۹

کا طوطی بول رہا تھا اور بادشاہ کا یہ گمان تھا کہ شاید دنیا میں ان کے پائے کا کوئی عالم
 آج تک پیدا نہیں ہوا ہے۔ جب حضرت مجدد الف ثانی کے ساتھ دونوں سرکاری علماء
 دینی مذاکرے ہوئے تو انہوں نے واضح طور پر محسوس کر لیا کہ وہ ستائیس سالہ احمد سرہندی
 کے پاسنگ بھی نہیں!

اکبر بادشاہ جاہل ہونے کے باوجود ایک صحیح العقیدہ مسلمان تھا۔ دیگر مذاہب
 کی علمی ہستیوں کو دربار میں جمع کر لینے نیز روافض و ہنود کی ریشہ دوانیوں کے باعث
 رفتہ رفتہ اُس کا دماغ بگڑ گیا۔ یہ مذہبی خرابی اس کے ذہن میں ۹۸۴ھ سے
 سماں شروع ہوئی اور آخر وہ المناک دور بھی آیا کہ مغل اعظم کہلانے والے کی بے راہ
 ردی ۹۹۰ھ ۱۵۸۲ء میں اپنے نقطہ سروج کو چھونے لگی۔ محض نام سے ابتدا
 ہوئی تھی۔ نبوت کا دعویٰ بھی کیا۔ خدا کا خلیفہ اور ظل اللہ بھی بنا اور خدائی دعوے
 کی جانب اشارے کئے بھی ہونے لگے تھے۔ اسلام کو خلاف قانون قرار دے دیا
 تھا۔ اسلامی نام بدلے جا رہے تھے۔ قرآن و حدیث کا پڑھنا پڑھانا ممنوع قرار
 دے دیا تھا۔ علماء کو جبراً شراب پلائی جاتی تھی۔ بادشاہ کو سجدہ کرنا ضروری قرار
 دیا گیا تھا۔ خود بادشاہ سورج کی پوجا کرتا اور پیشانی پر تلک لگاتا تھا۔ گلے کی
 قربانی پر پابندی تھی۔ مسجدوں اور دینی مدرسوں کو شمار کیا جا رہا تھا۔ خنزیروں
 اور کتوں کو متبرک قرار دے دیا تھا۔ تمام خلافت اسلام مذاہب کو ملا کر ایک نیا

۱۔ محمد ہاشم کشمیری، خواجہ زبدۃ المقامات، مطبوعہ کانپور، ص ۱۳۲

۲۔ نظام الدین احمد، مورخ، طبقات اکبری، مطبوعہ لکھنؤ، ص ۲۴۲

۳۔ عبدالقادر بدایونی، مورخ، منتخب التواریخ، مطبوعہ لاہور، ص ۲۶۱، ۲۶۲ وغیرہ

مذہب بتایا تھا جس کا نام دین الہی رکھا اور اُسکے اندر اکبر بادشاہ کی حیثیت مرکزی تھی۔

اکبر بادشاہ کا آخری دور حضرت مجدد الف ثانی کی مجددانہ مساعی جمیدہ کا نقطہ آغاز یا تمہید ہے۔ ۱۵۵۶ء سے ۱۶۰۵ء میں اکبر فوت ہوا اور اُس کا نور الدین نامی بیٹا جو کبھی شہزادہ سلیم کہلاتا تھا وہ جہانگیر کے لقب سے تخت نشین ہوا۔ جہانگیر بھی اگرچہ اکبر کا بیٹا تھا مگر اُس کے تخت نشین ہوتے ہی نیا مذہب دین الہی تو ہمیشہ کے لئے دفن ہو گیا۔ لیکن اُس کے پیدا کردہ جراثیم پورے نظام سلطنت اور شاہی محل تک میں گھسے ہوئے تھے۔ جہانگیر کی مجبورہ ملکہ نور جہاں خود اُسی شطرنج کا ایک مہرہ بن کر جہانگیر کے اعصاب پر سوار تھی۔ اس کا باپ اور بھائی جہانگیر کے مقرب اور اعلیٰ اہل ہندوں پر فائز تھے۔ قصر شاہی سے لیکر نظام مملکت تک میں ہندوؤں کی ریل پیل تھی۔ ہر کوئی اسے اکبر کی طرح اپنے مذہب کی جانب کھینچنے میں کوشاں تھا۔

اکبر کے پیدا کردہ تمام ناموافق حالات جہانگیر کو ورثے میں ملے تھے اور ایسی صورت حال کے اندر اُس کا سلطانِ اسلام بن کر دکھانا ناممکن نہیں تو بڑی حد تک مشکل ضرور تھا۔ کیونکہ سب کچھ دوسروں کے مانتوں میں تھا بلکہ خود بھی کسی دوسرے کے پنجیرے میں مقید تھا۔ ان نامساعد حالات میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ مسلمانوں کی امیدوں کا آخری سہارا ثابت ہوئے۔ اور انہوں نے گھر اسی کے لئے عبدالقادر بدایونی، مورخ، منتخب التواریخ، مطبوعہ لاہور، ص ۴۶۶، ۴۷۱ وغیرہ کے احمد سرسیدی مجدد الف ثانی :- مکتوبات امام ربانی، دفتر اول مکتوب ۷۴

اس بھیرے ہوئے سیلاب کا رخ موڑ کر گلشنِ اسلام کو بہاروں سے ہمکنار کر دیا حضرت
 داتا گنج بخش (المتوفی ۷۸۵ھ) خواجہ معین الدین گجیری (المتوفی ۷۳۲ھ) خواجہ
 قطب الدین بختیار کاکی (المتوفی ۷۸۰ھ) اور بابا فرید الدین گنج شکر (المتوفی ۷۹۷ھ)
 رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہم وغیرہ بزرگوں کی کھائی کو برباد ہونے سے بچالیا۔ شاعر مشرق ڈاکٹر
 محمد اقبال مرحوم نے حضرت مجدد الف ثانی کی بارگاہ میں اس بروقت اقدام پر یوں
 نذرانہ تحفیت پیش کیا ہے۔

وہ ہند میں سرمایۂ ملت کا نگہبان
 اللہ نے بروقت کیا جس کو خبردار

آخر وہ وقت بھی آیا کہ وہی جہانگیر جو آپ کو قتل کروانا چاہتا تھا وہ اپنے
 مقصد میں کامیاب نہ ہوا۔ سب کچھ ٹوٹ کر ایک سال قلعہ گوالیار میں قید رکھا
 لیکن حق و صداقت کے پکیر اور سنیت و حقیقت کے بے باک ترجمان کو اس
 صراطِ مستقیم سے بال برابر ہٹا سکا۔ جو حبیب پروردگار کے سچے متوالے کو اپنی سلطنت
 کا جاہ و جلال دکھا کر مغرب کرنا اور اپنے سامنے جھکانا چاہتا تھا وہ سر توڑ
 کوششوں کے باوجود اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا۔ بلکہ اپنے جہانگیری جاہ
 جلال کے باوجود اسے ایک سرسندی مردِ حق آگاہ کے سامنے جھکنا پڑا اور
 بار بار جھکنا پڑا۔ اسے یئے راقم الحروف نے عرض کیا ہے۔

تھی ادھر تیری فقیری اور جہانگیری ادھر
 جو جھکانا چاہتا تھا جھک گیا سو یا رہے

۱۔ احمد سرسندی، مجدد الف ثانی:۔ مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۱۶۳/۸۱۶۵

مجدد ہر صدی میں ہوتا ہے اور اُس وقت گمراہ گروں نے دین میں جو ملاوٹ کی ہوئی ہو اُسے دودھ سے مکھی کی طرح نکال کر باہر پھینک دیتا ہے۔ دین کو ہر قسم کی جمع و تفریق سے خالص کر کے اُس کی مردہ رگوں میں تازہ خون دوڑا دیتا ہے۔ ملتِ اسلامیہ کا گلشن پھر بہاروں سے ہمکنار ہو جاتا ہے اور مجدد کے مقابلے پر کوئی گمراہ گرمیدان میں ٹھہر نہیں سکتا۔ ایسے نام نہاد مصلحین و مفکرین صاف صاف مفسدین نظر آنے لگتے ہیں کیونکہ مجدد اُن کے چہروں پر پٹری ہوئی نقابوں کو اپنی خداداد صلاحیت سے ہٹا کر اُن کے بد نما چہرے سب کو دکھا دیتا ہے۔ جس کا مخبر صادق صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے یوں ذکر فرمایا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ يَنْبِغْتُ لِرِضَاہِ الْاُمَّةِ عَلٰی
رَاسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مِّنْ تُجَدِّدُہَا
دِیْنُہَا ۚ

بیشک اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سرے پر
اس اُمت کیلئے ایسا آدمی کھڑا کرے گا جو
اس کیلئے اسکے دین کو تازہ کر دے۔

چنانچہ ایسا ہی ہوتا رہا ہے۔ اور اِن شاء اللہ تعالیٰ قیامت تک ہوتا رہے گا۔ یہ حقیقت ہے کہ نبی ایک وقت میں متعدد بھی ہوتے ہیں۔ لیکن اولوالعزم پیغمبر ہر ہزار سال کے اندر صرف ایک ہی ہوا ہے۔ اسی طرح مجدد بھی ہر صدی میں متعدد ہو سکتے ہیں۔ لیکن ہزار سالہ مجدد جو کہ اولوالعزم پیغمبروں کا نائب ہو وہ ہر ہزار سال کے اندر صرف ایک ہوتا ہے اور اُس کے کام کے اثرات ہزار سالہ مدت پر اثر انداز رہتے ہیں۔ ۱۰

۱۰ سنن ابوداؤد مترجم شائع کردہ فرید بک اسٹال لاہور، جلد سوم، ص ۲۰۸

۱۱ احمد سرسندی، مجدد الف ثانی، مکتوبات امام ربانی، ذرا اول، مکتوب ۲۳۴

مثال کے طور پر ملاحظہ فرمائیے کہ چودھویں صدی میں تجدیدِ دین و ملت کا کام
 پروردگارِ عالم نے امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۳۴۲ھ/۱۹۲۱ء)
 سے لیا۔ اگر کوئی انصاف پسند گیا رھویں اور چودھویں صدی کے سیاسی اور دینی
 حالات کا غائر نظر سے مطالعہ کرے اور دونوں بزرگوں کے تجدیدی کارناموں کا جائزہ
 لے تو اُسے بڑی حد تک مماثلت نظر آئے گی۔ اور صاف صاف دیکھ لے گا کہ امام
 احمد رضا خان بریلوی قدس سرہ کا تجدیدی کارنامہ بھی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ
 علیہ کی کتاب تجدید و احیائے اسلام ہی کا ایک باب ہے۔

وہاں تمام مذاہب باطلہ کو ملا کر سرکاری علماء کے ذریعے اسلام کو مٹانے کی غرض
 سے دینِ الہی کے نام سے متحدہ قومیت بنوائی گئی۔ تو یہاں برٹش گورنمنٹ نے اپنے
 زر خرید علماء سے اسلام کو عیسائیت میں مدغم کرنے کا کام لیا۔ اور گاندھی نے
 بڑی سحر کاری کے ساتھ اپنے خانہ زاد مسلمانوں اور ہندوؤں کو ملا کر
 متحدہ قومیت بنوائی۔ توحید کے علمبردار کہلانے والے وہ علماء گاندھی جیسے پر امرار
 دشمن اسلام کی امامت و قیادت کو جان و دل سے تسلیم کر کے تازیت مسلمانوں
 سے برسرِ پیکار اور ہندوؤں کے یار و غم خواہ رہے۔ جبکہ اُن کی معنوی ذریت
 بھی اپنے بڑوں کی اس نازیبا روش پر نادم نہیں۔ بلکہ نازاں و فرحاں ہے۔
 مذکورہ گاندھی علماء کی اس خلافتِ اسلام روش پر مشہور دیوبندی صحافی
 یعنی مولانا ظفر علی خان یوں سراپا احتجاج ہو کر بلبلائے تھے

کانگریس نے پال رکھے ہیں مدینہ کے کچھ دنٹ۔ عالمِ اسلام ہے اُن بے مہاروں کے خلافت

۱۔ احمد رضا خان، مجدد۔ المجلد الثامن، مطبوعہ لاہور ۱۹۶۶ء، ص ۹۴

آخر کار حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کی کوششیں باور ثابت ہوئیں۔ جہانگیر بڑی حد تک اپنے باپ کی روش سے دُور سے دور ہو گیا اور حضرت مجدد کے خلاف اپنے متکبرانہ اور جارحانہ عزائم سے باز آ گیا۔ کتنے ہی غیر اسلامی قوانین منسوخ کر دیئے۔ اور ان کی جگہ اسلامی قوانین کا اجرا کیا گیا۔ جو مسجدیں اور اسلامی مدارس منہدم و مسمار کر دیئے تھے۔ انہی دوبارہ تعمیر کر دیا گیا۔ قربانی گاؤں کی عوام اجازت دی گئی۔ اور قلعہ کانگرہ کے سامنے جہانگیر نے خود اپنے ماتھے سے گائے ذبح کی۔ بادشاہ کو اسلامی قوانین بتانے کیلئے علماء کا ایک بورڈ مقرر کیا گیا۔ شراب پر پابندی عائد کر دی گئی۔ یوں متحدہ ہندوستان میں اسلام کی کامل ترین صورت یعنی سنیت و حنفیت کو دوبارہ فروغ حاصل ہو گیا۔ اس عظیم الشان کامیابی پر فضاؤں میں یہ نغمہ بلند ہو رہا تھا۔

نورِ خدا ہے کھنکھار کی حرکت پہ خداں زن

پھونکوں سے یہ چراغ بجھایا نہ جائے گا

یہ حضرت مجدد الف ثانی کی پُر خلوص اور انتھک محنت کا نتیجہ تھا کہ بادشاہ نور الدین جہانگیر (المتوفی ۱۶۲۷ء) میں اتنی تبدیلی آئی۔ آپ کے جانشینوں نے یہ ہم جاری رکھی اور دنیائے دیکھا کہ جہانگیر سے اُس کا بیٹا شاہجہان (المتوفی ۱۶۵۸ء) بہتر ثابت ہوا اور شاہجہان سے اُس کا بیٹا سلطان اورنگ زیب عالمگیر رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۷۰۷ء) نہ صرف بہتر ثابت ہوا بلکہ اسلام کی عظمت کا نشان بن کر آسمان ہدایت پر جلوہ افروز ہوا۔ وہ حق و صداقت یعنی اسلام کی کامل ترین صورت سنیت و حنفیت کے فروغ کا علمبردار بن کر

منظر یہ آیا۔ مکمل اسلامی قوانین کا نفاذ ہوا۔ تمام غیر اسلامی قوانین منسوخ کر دیے گئے اور ملکی قوانین کا پانچ سو علماء کے ذریعے مجموعہ تیار کر دیا گیا جو فتاویٰ عالمگیری کے نام سے رہتی دنیا تک مشعلِ راہ کا کام دیتا رہے گا۔

اورنگ زیب کے جانشین جیسے اور جو کچھ بھی تھے لیکن ان کا مجموعہ قوانین اور ملکی دستور یہی فتاویٰ عالمگیری رہا۔ غرضیکہ فقہ حنفی کو جہاں دیگر کتنے ہی ملک میں دستور اور آئین سلطنت کی حیثیت حاصل رہی وہاں متحدہ ہندوستان میں بھی فقہ حنفی نے مدتوں دستور اور آئین کی صورت میں حکومت کی ہے۔ آخری مغل تاجدار بہادر شاہ ظفر سے انگریزوں نے حکومت چھینی تب بھی فقہ حنفی کا رائج تھا۔ چاہیے تھا کہ جب خدائے ذوالمنن نے ہمیں انگریز کی غلامی سے نجات دی تو پاکستان بنتے ہی فقہ حنفی کے آئین کو فوراً جاری کر دیا جاتا۔ لیکن ایسا نہ ہوا۔ اور اڑتیس سال گزرنے پر بھی ایسا نہ ہو سکا۔ اس ستم ظریفی کی اگرچہ متعدد وجوہات ہیں لیکن ملک کے سرمایہ دار یعنی حکمران طبقے اور انگریز کے تیار کردہ فرقوں کی مفاہمت اور ملی بھگت کا اس میں سب سے زیادہ دخل ہے اللہ تعالیٰ سارے مدعیانِ اسلام کو صحیح زاویہ نظر سے سوچنے اور ملک و ملت کی بہتری کے لئے کام کرنے کی توفیق مرحمت فرمائے تاکہ سب کا دنیا و آخرت میں بھلا ہو آمین۔

من آنچه شرطِ بلاغ است باتوی گویم
فوازِ شهنم خواہ پند گیر و خواہ مسلال

امام اعظم کا برکت کی نظر میں

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا نام نامی و اسم گرامی نعمان بن ثابت بن
نعمان (زوطی) بن مرزبان ہے۔ لقب امام اعظم اور کنیت ابو حنیفہ ہے۔ یہ
کنیت آپ کی کسی صاحبزادی کے باعث نہیں بلکہ ملت حنفیہ کا عظیم المثل امام
ہونے کی وجہ سے وصفی ہے۔ بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میدانِ حشر کے
اندہر تمام انسانوں کی ایک سو بیس صفیں ہونگیں۔ انہی صفیں امتِ محمدیہ کی اور
چالیس تمام اُمم سابقہ کی۔ جائے غور ہے کہ ہر دور میں امتِ محمدیہ کا تقریباً تین
چوتھائی حصہ مقلدینِ امام اعظم پر مشتمل رہا اور انشاء اللہ تعالیٰ تاقیامت رہے گا۔
اس لحاظ سے میدانِ حشر میں احناف کی گویا ساٹھ صفیں ہونگیں یعنی جملہ اُمم سابقہ سے
ڈیڑھ گنا۔ دریں حالات ان کے سوا امام اعظم کا لقب اور کس کو زیب دیتا
ہے۔ اور حضرت نعمان بن ثابت کی وصفی کنیت ابو حنیفہ نہ ہوتی تو اور کس
کی ہوتی؟ اسی لئے امام عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۸۱ھ
۹۸ھ) نے اپنے تاثرات کا کیا خوب اظہار فرمایا ہے۔

لقد ذان البلاد ومن علیہا

امام المسلمین ابی حنیفہ

مشہور روایت کے مطابق امام اعظم کی ولادت ۱۵۰ھ میں ہوئی
محققین کے نزدیک آپ کا تابعی ہونا شک و شبہ سے بالاتر ہے کیونکہ آٹھ

دس صحابہ کرام سے آپ کی ملاقات ثابت کی جاتی ہے۔ آپ نے بعض اصحاب سے روایت حدیث بھی کی ہیں جبکہ ایسی روایات کی تعداد کے بارے میں اختلاف ہے۔ بہر حال آپ تابعی ہیں اور صحابہ کرام سے چند حدیثیں روایت کرنا شرف بھی آپ کو حاصل ہوا۔ یہ ایسی سعادت ہے جو دیگر ائمہ مجتہدین میں سے کسی دوسرے کو حاصل نہیں ہوئی۔ ذَلِكَ فَقُلُّ اللّٰهُ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَاءُ۔

امام اعظم کا آبائی پیشہ کپڑے کی تجارت تھا اور آپ نے بھی اسی کو اپنا رکھا۔ اقتصادی لحاظ سے زندگی خوشحال تھی لیکن امرا و سلاطین سے کنار کش رہے اور مال کے ذریعے مستحق افراد و طالبان علم کو دل کھول کر نوازتے رہے۔ ابتدا میں توجہ صرف تجارت پر رہی۔ لیکن توجہ اتنی میں علم کی طرف مائل ہوئے تو ایسا کمال دکھایا کہ باکمال حضرات بھی محو حیرت رہ گئے۔ کتاب و سنت میں دسترس حاصل کر لینے کے بعد خیال آیا کہ کتاب و سنت کے مفہوم و مطالب کو محفوظ کیا جائے۔ کیونکہ گمراہی دے راہ روی کے سیلاب جب بھی آئے تو اسی جانب سے آئیں گے۔ چنانچہ آپ نے چالیس ایسے افراد کا ایک بورڈ بنایا جو اپنے اپنے میدان میں یگانہ روزگار تھے۔ مجلس مذاکرہ منعقد ہوتی اور مسائل پر قرآن و حدیث کی روشنی میں تمام حضرات کامل طور و غور سے بحث کرتے۔ علامہ خطیب بغدادی (المتوفی ۷۲۸ھ) نے اس بورڈ کے اہم اراکین کا ذکر یوں کیا ہے۔

کانا اصحاب ابی حنیفۃ الذین ینذا	امام ابو حنیفہ کے جو اصحاب مذاکرات
کرونہ ابو یوسف و زفر و داؤد	میں حصہ لیا کرتے وہ ابو یوسف زفر،
الطائی و اسد بن عمرو و عافیۃ	داؤد طائی، اسد بن عمرو، عافیہ ادوی

الادوی والقاسم بن المعن وعلی بن
مسهر و مندل و حیان ابنا و علی کاوا
یخونون فی المسئلة له
قاسم بن معین، علی بن مسهر علی کے دونوں
صاحبزادے مندل اور حیان تھے۔ یہ
حضرات مسائل کے اندر غور و خوض کی
کرتے تھے۔

امام اعظم ابو حنیفہ نے یہ سب کچھ اسلام و مسلمین کی غیر خواہی کے جذبے سے مرشار
ہو کر کیا اور حق تو یہ ہے کہ غیر خواہی کا وہ حق ادا کیا جس کی نظر ڈھونڈے سے نہیں
ملتی۔ آپ اُس محفل مذاکرہ کے میرِ مجلس ضرور ہوتے۔ کیونکہ علمی لحاظ سے اپنی مثال
آپ تھے۔ لیکن کبھی اپنی رائے کو یا اپنی تحقیق کو صرف آخر قرار نہیں دیا۔ ہوتا یوں کہ
دوسرے حضرات مسئلے پر کتاب و سنت کی روشنی میں بحث کرتے۔ صحیح پہلو معلوم
کرنے پر بحث و تمحیص ہوتی رہتی اور منزل مقصود پر پہنچ جاتے تو فہما ورنہ امام
اعظم بھی بحث میں شامل ہو جاتے۔ اُس موقف کی کمزوری جس تک دوسرے
پہنچے ہوتے اور صحیح موقف کے دلائل پیش نہ ملتے۔ اس طرح جس مسئلہ پر جملہ
حضرات کا اتفاق ہو جاتا اُسے لکھ لیا جاتا تھا۔ صدر الائمہ موافق بن احمد مکی رحمۃ
اللہ علیہ (المتوفی ۵۶۸ھ ۱۱۷۲ء) نے مذکورہ مجلس مذاکرہ کے بارے میں
یوں وضاحت فرمائی ہے۔

فوضع ابو حنیفۃ رحمۃ اللہ مذهبہ
شوریٰ بینہم لم یستبد فیہ بنفسہ
و نہم اجتہاداً منہ فی الدین و مبالغة
امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اپنا
مذہب اُن کے درمیان مشورے کیلئے
رکھا ہوا تھا۔ اُن کے بغیر وہ اپنی رائے کو

۱۔ تاریخ بغداد، جلد ۲۲، ص ۱۰۸

فی النصیحة للہ ورسولہ والمؤمنین
 فكان تلقی مسئلة مسئلة وسیع ما
 عندهم ما یقول ما عنده ویناظرهم
 شهراً او اکثر من ذلک حتی یتقر
 احد الاقوال فیہا ثم یشبہا ابو یوسف
 فی الاصول حتی اثبت الاصول کلها
 صرف آخر قرار نہیں دیا کرتے تھے۔ ایسا
 انہوں نے دین کی احتیاط و نزاکت کے
 پیش نظر نیز الشہر رسول اور مسلمانوں کی خیر
 خواہی کے جذبے سے سرشار ہو کر کیا تھا۔
 ایک ایک مسئلہ پیش ہوتا۔ دلائل سُننے
 اور سُنائے جلتے۔ بعض اوقات مہینہ
 بھر یا زیادہ عرصہ بحث جاری رہتی۔ جب
 ایک نکتے پر اتفاق ہو جاتا تو امام ابو یوسف
 اُسے اصول میں مکھ لیتے یوں تمام اصول
 مرتب ہوئے۔

مایہ ناز علمی ہستیوں کی اس مجلس مذاکرہ کے ذریعے امام المسلمین ابو حنیفہ رحمۃ
 اللہ علیہ نے شریعتِ مطہرہ کے اکثر مسائل کی کتاب و سنت سے قریب تر صورتیں
 کر لی اور اُسے ضبطِ تحریر میں لایا گیا۔ جو مذہب حنفی کے نام سے چار دانگ عالم میں
 مشہور ہے۔ اور جس کے کتاب و سنت سے قریب تر ہونے کو اُمتِ مراد
 کے اکثر افراد نے ہر دور میں تسلیم کیا ہے۔ اس مجلس مذاکرہ کے ذریعے جو
 مسائل طے کئے گئے۔ اُن کی تعداد کے بارے میں گیارھویں صدی کے مجدد
 اور مشہور محدث یعنی مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری (المتوفی ۱۱۴۵ھ ۱۶۰۵ء)
 نے فرمایا ہے۔

لہ مناقب موفق، جلد دوم، ص ۱۳۳

انہ وضع ثلاثۃ الاف وثمانین الف
مسئلۃ متعاشیۃ و ثلاثون الف فی
العبادۃ و الباقی فی المعاملات ۱
انہوں نے تراسی ہزار مسائل طے فرمائے
جن میں سے ۲۸ تیس ہزار کا تعلق عبادت
سے ہے۔ اور باقی مسائل متعلقہ معاملات
ہیں۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے اس عظیم الشان و عظیم المثال کارنامے کے
پیش نظر نویں صدی ہجری کے مجدد اور شافعی مذہب رکھنے والے خاتم الحفاظ
علامہ جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۱۱ھ ۱۵۰۴ء) نے
حقیقت بیان کرتے ہوئے کیا ہی دل لگتی بات کہی ہے۔

انک اول من دون علم الشرعیۃ
ورتبھا ابواباً ثم تبعہ مالک بن
النس فی ترتیب الموطا ولم یسبق ابا
حنیفۃ احد الا ان الصحابة رضی اللہ
عنہم و التابعین کم یصنعوا فی
علوم الشرعیۃ ابواباً مبویۃ و لا کتاب
مرتبۃ و اما کانوا یعتمدون علی
قوۃ حفظہم فلما راى ابو حنیفۃ العلم
منتشراً و خاف علیہ الضیاع و قد
فجّله ابواباً ۲
بیشک وہی (امام ابو حنیفہ) سب سے پہلے
شخص ہیں جنہوں نے علم شرعیہ کو مدون
مرتب کیا اور امام مالک بن انس نے
موطا کی ترتیب میں ان کی پیروی کی۔ اس
میدان میں امام ابو حنیفہ سے سبقت لے
جانے والا کوئی نہیں۔ کیونکہ صحابہ کرام رضی
اللہ تعالیٰ عنہم اور تابعین نے علم شرع کو
ابواب پر تقسیم کر کے کوئی کتاب مرتب نہیں
فرمائی۔ کیونکہ انہیں اپنی قوت حافظہ پر
پورا اعتماد تھا۔ جب امام ابو حنیفہ نے

۱ ذیل الجواہر جلد دوم، ص ۲۷۲
۲ تبیین الصیغہ فی مناقب ابو حنیفہ، مطبوعہ لاہور، ص ۶۳

علم کو منتشر دیکھا تو ضائع ہونے کے خطر
کو محسوس کر کے اُسے ابواب کے تحت
مدفن فرما دیا۔

بنی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعض معجز نما صلاحیتوں اور کمالات کا اظہار
اُمتِ محمدیہ کے بعض کامل ترین افراد کے مافقوں مقدر تھا۔ گویا اس آسمان
کے بعض ستارے بھی اس درجہ مندر بہرہ کے کہ دیکھنے والوں کو اُن پر ہونے
ہونیکا گمان گزرے گا۔ قسّام ازل نے جن خوش بخت حضرات کے سروں پر
تاجِ نصیبت رکھایا رکھا جائے گا۔ انہیں سے ایک حضرت امامِ اعظم
ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ ہیں جن کے ذریعے سرورِ کون و مکاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ
وآلہ وسلم کی اجتہادی قوت و صلاحیت کا اظہار ہوا۔ اسی خداداد اور عظیم
المثال صلاحیت کے ذریعے امامِ اعظم نے وہ اجتہادی کارنامہ سرانجام دیا جو
کسی بھی دوسرے بزرگ سے بن نہ پڑا اور بن کیسے پڑتا جبکہ قدرت نے اس
سعادت سے نوازا نے کیلئے امامِ اعظم کو مخصوص کر لیا تھا۔ ذَلِکَ فَضْلُ
اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ لَّیْشَآءُ۔

یہی وجہ ہے کہ ملتِ اسلامیہ کی یگانہ روزگار علمی ہستیوں نے ہر دور
میں امامِ اعظم ابو حنیفہ کے اس عظیم المثال علمی کارنامے کو سراہا اور آپ
کی اجتہادی رفعت کے آگے سر تسلیم خم کیا ہے۔ جتنی جس کو نظر ملی اُسی کی مطابق
وہ دیکھ سکا اور جو آسمانِ اجتہاد کے اس مہر درخشاں کو دیکھ نہ سکا اُس کا کلمہ کب
کہ دیکھنے والوں میں اُس کا شمار کب ہے؟ حافظ شمس الدین ابو عبد اللہ الذہبی

رحمۃ اللہ علیہ (المحتوی ۳۸۱ء ۳۴۶ء) نے امام ابو حنیفہ کے ہم سبق یعنی امام مسورین
کدام رحمۃ اللہ علیہ جیسے جلیل القدر محدث کا ایک بیان یوں نقل کیا ہے۔

طلبت مع ابی حنیفۃ الحدیث فغلبنَا
اخذنا فی زہد قیوہ علینا وطلبنَا
معہ الفقہ فجاء منہ ماترون
میں نے امام ابو حنیفہ کے ساتھ علم حدیث
حاصل کیا تو وہ ہم پر غالب رہے۔ زہد
اختیار کیا تو پھر بھی سبقت دہی گئے
اور ان کے ساتھ فقہ حاصل کی تو ان کا
کمال تمہارے سامنے ہے۔

اسماں علم و عزمان کے نیر تاباں، علم حدیث کے بحر ذخار اور امام ابو حنیفہ کے
ہم عصر و خوشہ چیں یعنی امام عبد اللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ (المحتوی ۱۸۱ء
۳۶۶ء) کا اسی سلسلے میں ایک بیان مولانا علی قاری حنفی رحمۃ اللہ علیہ
(المحتوی ۱۴۱۴ء ۱۶۰۴ء) نے یوں نقل کیا ہے۔

لا تقولوا رائی ابی حنیفۃ رحمۃ اللہ
لعلیٰ و لکن قولوا انہ تفسیر الحدیث
یوں نہ کہو کہ یہ امام ابو حنیفہ کی رائے
ہے بلکہ یوں کہو کہ یہ حدیث کی تفسیر
ہے۔

امام تفسیر بن ہذیل رحمۃ اللہ علیہ (المحتوی ۱۸۵ء ۳۴۶ء) کا درج ذیل
بیان امام ابو حنیفہ کے سرخیل محدثین اور مرجع علماء ہونیکا ایک واضح ثبوت
ہے۔ موصوف نے فرمایا ہے۔

۱۔ مناقب ابی حنیفہ، مطبوعہ مصر، ص ۲۷

۲۔ ذیل الجواہر، جلد دوم، ص ۴۶۰

کان کبراد المحدثین مثل زکریا بن
ابی زائدہ و عبد الملک بن ابی سلیمان
واللیث بن ابی سلیم و مطرب بن طریف
و حصین ہوا بن عبد الرحمن و غیر ہم
یحتفلون الی ابی حنیفۃ ویسئلونه
عمامینو بجم من المسائل اما شتبه
علیہم من الحدیث لہ

اکابر محدثین جیسے زکریا بن ابوزائدہ،
عبد الملک بن ابوسلیمان، لیس بن
ابی سلیم، مطرب بن طریف اور حصین
بن عبد الرحمن جیسے حضرات امام ابو حنیفہ
کے پاس حاضر ہوا کرتے اور جو لانا نجل
مسائل پیش آتے یا انہیں کسی حدیث
میں اشتباہ ہوتا تو اسے امام ابو حنیفہ
کے حضور پیش کیا کرتے تھے۔

مشہور محدث، یزید بن مارون رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۰۶ھ ۸۲۱ء) اپنے
حلقہ درس میں امام اعظم ابو حنیفہ کے ارشادات سنارہے تھے کہ ایک شخص
نے کہا۔ ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثیں سنائیے اور لوگوں کی
باتیں چھوڑیے۔ یزید بن مارون نے اس بات کا اثر کیا لیا اور اس شخص
کے ساتھ کیا سلوک کیا۔ وہ آج بھی معاندین امام اعظم کو دعوتِ خود و منکر
دے رہا ہے۔

لکن صحتکم السماع والجمع لو کان
ہمتکم العلم لطلبتم تفسیر الحدیث و
معانیہ و نظرتم فی کتب ابی حنیفۃ
وفی اقوالہ فیفسرکم الحدیث ویر
نوٹ: حوالے دوسری جانب ہیں۔

تمہارا مقصد حدیثیں سننا اور جمع کرنا ہے۔
اگر تمہیں علم حاصل کرنا مقصود ہوتا تو
حدیث کی تفسیر اور اس کے مطالبہ
معانی معلوم کرتے اور امام ابو حنیفہ کی

ایسا ہوتا رہے اور ہمیشہ ہوتا رہے گا امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ تو کشورِ اجتہاد و فقہیت کے سرماںِ روا ہیں بھلا پھر ان کے حاسدین و معاندین کا شمار کون کر سکتا ہے؟ امام اعظم جوہنی آسمانِ اجتہاد پر میر درخشاں بن کر ضیاء پاشی کرنے لگے تو ایک دنیا حسد کی آگ میں جل ٹھن کر رہ گئی۔ ایسے ہی ایک صاحب نے امام وکیع بن جراح علیہ الرحمہ کے سامنے امام اعظم پر اعتراض کیا۔ امام وکیع نے جو جواب دیا وہ کتنا وزنی اور حقیقت پر مبنی ہے اور ہر انصاف پسند کو دعوتِ بخیر و شکر دے رہا ہے۔ چنانچہ محمد بن عثمان بن کرامہ رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۵۶ھ ۸۶۸ء) کی زبانی وہ جواب ملاحظہ ہو۔

قال کنا عند وکیع یوماً فقال رجل اخطار ابو حنیفۃ فقال وکیع کیف یقدر ابو حنیفۃ یخطئ و معہ مثل ابی یوسف زفری قیا سمعہ و مثل یحییٰ بن ابی زائدہ و حفص بن غیاث و جابان و مندل فی حفظہم الحدیث و القاسم بن معن فی معرفتہ باللفظ و العربیہ و داؤد الطائی و فضیل بن عیاض فی زہدہما و درعہما۔ من کانت حوٰلہ جلسا وہ لم یکذب علی لائہ ان اخطاء ردوہ لہ

فرمایا ایک روز ہم امام وکیع کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے کہا کہ ابو حنیفہ سے غلطی ہو گئی۔ امام وکیع نے فرمایا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ امام ابو حنیفہ غلطی کریں۔ جبکہ ابو یوسف اور زفر حبیبی ماہرینِ قیاس، یحییٰ بن ابی زائدہ، حفص بن غیاث، جابان اور مندل جیسے حفاظِ حدیث، قاسم بن معن جیسا ماہر لغت و ادبِ عربی اور داؤد طائی و فضیل بن عیاض جیسے صاحبانِ زہد و ورع ان کے ہم مجلس ہوں۔

حس کے متہین ایسے ہوں وہ
کیسے غلطی کر سکتے ہیں؟ اگر وہ (امام اعظم)
غلطی کرتے تو یہ حضرات انہیں روک
لیتے۔

علامہ محمد بن محمود الخوارزمی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۶۶۵ھ ۳۶۶ھ) نے
مذکورہ بالا جواب پیش کرنے کے بعد بتایا امام دکیع بن الجراح علیہ الرحمہ نے مذکورہ
بالاجت قائم فرمانے کے بعد معتز صنیین و معاندین امام اعظم کے بارے میں
اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے جو کچھ فرمایا وہ علامہ خوارزمی کے لفظوں میں
ملاحظہ ہو۔

ثم قال دکیع رحمہ اللہ والذی یقول
مثل هذا کالانعام بل هم اضل
پھر امام دکیع رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جو ایسی
یات کہے وہ جانوروں کی طرح ہے
یا ان سے بھی زیادہ کم کردہ منزل۔

مشہور محدث، حافظ ابن عدی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۳۶۵ھ ۹۶۵ھ)
نے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے ایک مصاحب یعنی امام اسد بن عمرو
رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۹۰ھ ۸۰۴ھ) کی محدثانہ شان کو فرائج عقیدت
پیش کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

۱۔ تاریخ بغداد، جلد ۱۴، ص ۲۴۷

۲۔ جامع المسانید، جلد اول، ص ۳۳

ولیس فی اصحاب الرائی بعد ابی حنیفہ فقہاؤں میں امام ابو حنیفہ کے بعد امام
اکثر حدیثاً متہ لہ
اسد بن عمرو سے زیادہ حدیثیں جانتے
والاکوئی نہیں ہوا۔

امام عبد الرحمن بن مہدی رحمۃ اللہ علیہ کا معاندین امام عظیم کے بارے
میں ایک قول صدر الامۃ امام موفق بن احمد مکی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۵۶۸ھ
۱۱۷۲ء) نے یوں نقل فرمایا ہے۔

وابا حنیفۃ قاضی قضاۃ العلماء
من قال لک سوی هذا فادمہ فی
کناستہ بنو سلیم۔ ۲
امام ابو حنیفہ علماء کے قاضی القضاۃ
ہیں۔ جو تجھ سے اس کے خلاف کوئی
بات کہے تو اسے بنی سلیم کی گٹری پر
پھینک دے۔

اکثر مجتہدین کو تلبیل الحدیث بتانے والے لوگوں کا تعاقب کرتے ہوئے مشہور
مورخ علامہ ابن خلدون (المتوفی ۸۰۸ھ ۱۴۰۵ء) نے فرمایا ہے۔

فابو حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقال
بلغت روایتہ الی سبعة عشر
حدیثاً او نحوھا و مالک رحمہ اللہ
قال انما صح عندہ ما فی الکتاب
مطاعا یتجر ثلاث مائۃ حدیث
امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے
میں بعض لوگ کہتے ہیں کہ انہوں نے سترہ
یا اس کے لگ بھگ حدیثیں روایت
کی ہیں اور امام مالک کے نزدیک
صحیح حدیثیں وہی ہیں جو مؤطا کتاب

لہ لسان المیزان، ترجمہ امام اسد بن عمرو

لہ مناقب موفق، جلد دوم، مطبوعہ حیدرآباد دکن، ص ۲۵

اور خواہاں احمد بن حنبل رحمہ اللہ تعالیٰ
فی سندہ خمسون الف حدیث وکل
ما اداء الیہ اجتہاد فی ذلک وقد
یقول بعض المبعضین المتعصبین
الی ان منہم من کان قلیل البضاعة
فی الحدیث فلهذا قلت روایۃ ولا
سبیل الی هذا المعتقد فی کبار الائمة

میں ہیں جن کی تعداد تین سو کے قریب
ہے اور امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ
کی سند میں پچاس ہزار احادیث ہیں
اور ان میں سے ہر ایک نے اپنے اسی
ذخیرہ معلومات میں اجتہاد کیا، جبکہ
بعض بغض و عناد رکھنے والے اور
متعصب لوگ یہاں تک کہہ رہے ہیں
کہ ان حضرات کی علم حدیث میں پونجی ہی
تھوڑی تھی اسی نے تھوڑی سی حدیثیں
روایت کر سکے لیکن اتنے بڑے اماموں
کے بارے میں ایسے بے سرو پا نظریات
رکھنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔

حافظ ابو بکر بن ثابت المعروف بہ خطیب بغدادی (المتوفی ۴۶۲ھ ۱۰۶۷ء)
اور قاضی شمس الدین ابن خلدان رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۷۸۱ھ ۱۳۸۲ء)
وغیرہ بعض حضرات جو شش تنقید میں کچھ ایسی باتیں بھی امام اعظم ابو حنیفہ کے بارے
میں نوکِ سلم پر لے آئے جو ان حضرات کی شان کے ہرگز شایان نہ تھیں اور
نہ وہ حضرت امام اعظم پر کسی طرح چسپاں ہوتی ہیں کہ اُمتِ محمدیہ کے مایہ ناز امام
اور آسمانِ اجتہاد کے مہر درخشاں کو ستارہ منوانے کی کوشش کی جائے

۱۔ مقدمہ ابن خلدون، ص ۲۴۴

اور ان پر تکتِ حدیث و تکتِ عربیت وغیرہ کے الزام لگائے جائیں ایسی باتوں کے پیش نظر حافظ محمد بن ابراہیم الوزیری رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۸۴۰ھ) نے امام اعظم کے معاندین و حاسدین کو یوں فہمائش کی ہے۔

ولو كان الامام ابو حنيفة جاحلا و
من حليته العلم عاظلاً ما تباقت
جبال العلم من الحنفية على اشتغال
بمذهبه كاقاضي الجايون و محمد بن الحسن
الشيواني والطهاري والي الحسن الكرخي
وامثالهم واصنافهم فعلماء الطائفة
الحنفية في الهند والشام ومصر و
اليمن والجزيرة والحرمين والعراق
من مائة وخمسين من الهجرة الى
هذا التاريخ يزيد على ست مائة
سنة فهم اوف لا يحدون وعددهم
لا يحدون من اصل العلم والفتوى
والورع فكيف يجترئ هذا المعترض
ويجوز عليهم انهم تطابقوا على الاسناد
اعلى عامي جاحل - ۱۰

اگر امام ابو حنیفہ جاہل اور زیورِ علم سے
محروم ہونے کی حرافت سے قاضی ابویوسف
امام محمد بن حسن شیبانی امام طحاوی امام
ابو الحسن کرخہ جیسے علم کے پہاڑ اور ان
جیسے دیگر اکابر بھی امام ابو حنیفہ کے
مذہب سے اتفاق کرنا گوارا نہ کرتے۔
پس وہ بے شمار حنفی علماء جو متحدہ ہندوستان
شام مصر یمن جزیرہ عربین شریقیہ
اور سارے عراق میں ۱۵۰۰ھ سے
آج کی تاریخ تک اس چھ سو سال
سے زائد عرصے میں ہو گزرے ہیں جو
ہزاروں بلکہ شمار سے باہر ہیں۔ ممالک
مختلفہ میں رہنے کے باعث وہ اہل
علم و فتویٰ اور صاحبِ ورع و تقویٰ
تھے۔ اس کے باوجود یہ معترف کس

۱۰ الروض الباسم، جلد اول، ص ۱۶۰

طرح جہرات کرتا ہے۔ اور ان بزرگوں
کے حق میں جائز رکھتا ہے کہ وہ ایک
عامی اور جاہل آدمی کی پیروی پر متفق
ہو گئے۔

بعض حضرات امام اعظم ابو حنیفہ کے عالی منصب کو پہچان نہ سکے اور ان
کے مقام اجتہاد تک رسائی نہ ہونے کے باعث آسمان اجتہاد کے اس مہر
درخشاں اور مملکت فقہیت کے اس فرمانروا پر اعتراضات کر بیٹھے۔ جو
ان حضرات کے ہرگز شایان شان نہ تھا۔ اُس افسوسناک صورتِ حال کے
پیش نظر امام شمس الدین سخاوی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۰۲ھ
۱۴۹۶ء) نے کسی منصفانہ اور دل لگتی بات کہا ہے۔

واما اسندہ الحافظ ابو یوسف فی کتاب
السنہ لہ من الکلام فی حق بعض الائمة
المقلدین و کذا الحافظ ابو احمد بن
عدی فی کاملہ والحافظ ابو بکر الخلیل
فی تاریخ بغداد و اخرون ممن تبعہم
کابن ابی شیبہ فی مصنفہ و البخاری
والنسائی مما کنت انزعہم من
ایرادہ مع کونہم بختصدین و مقاصد
محمیلة فینبغی تجنب اتباعہم
اور جو حافظ ابو یوسف نے اپنی کتاب السنہ
میں بعض ایسی عبارتیں لکھی ہیں جو ارا
ائمہ دین کے خلاف ہیں جن کی پیروی کی
جاتی ہے۔ اسی طرح حافظ ابو احمد بن
عدی نے کامل میں اور حافظ ابو بکر
خطیب نے تاریخ بغداد میں اور دیگر
حضرات نے بھی اسی طرح کلام کیا ہے
جیسے ابن ابی شیبہ نے اپنی مصنف
میں اور امام بخاری و امام نسائی نے

نیہ - ۱

میں ان حضرات کے ایسے کلام سے
پرہیز کرتا ہوں اگرچہ وہ مجتہد تھے اور
نیت نیک تھی۔ لیکن اس امر میں اُن
کی پروردی سے اجتناب کرنا چاہیے۔

امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کا ذکر علامہ خطیب بغدادی نے تاریخ بغداد میں
جس طرح کیا۔ اُس پر صدائے اجتہاد بلند کرتے ہوئے: حافظ محمد بن یوسف صالحی
رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۹۲۲ھ ۱۵۲۵ء) نے یوں الصاف کا حق ادا کیا
اور سوادِ اعظم کی ترجمانی فرمائی ہے۔

ولا تغتر بما نقله حافظ ابو بکر بن
ثابت الخطیب البغدادی عما یجزل
بتعظیم الامام ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ
عندہ فان الخطیب وان نقل کلام الحاد
حین فقد اعقبہ بکلام غیرہم فشدت
کتابہ بذلک اعظم شین و صار بذلک
اعظم شین صدق الکبار والسفاد
بقانونہ لا تغتر بما البھار - ۲

اُن باتوں سے دھوکا نہیں کھانا چاہیے
جو حافظ ابو بکر بن ثابت خطیب بغدادی
نے امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ
کے متعلق نقل کی ہیں۔ اگرچہ خطیب
بغدادی نے تعریف کرنے والوں کا کلام
پہلے نقل کیا ہے۔ لیکن اُس کے بعد
معاندین کا کلام نقل کر کے کتاب میں
بہت بُرا عیب پیدا کر دیا۔ جس
کے باعث وہ بڑے چھوٹوں کی ملا

۱۔ الاعلان بالتوزیع لمن ذم التاریخ ص ۴۹

۲۔ عمود المجان بحوالہ مقام ابی حنیفہ ص ۲۰۰

کا نشانہ بن کر رہ گئے اور یہ ایسی گندگی
ہے جو سمندر وں سے بھی نہیں دھل
سکتی۔

بعض معاندین نے امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ پر یہ الزام لگایا کہ وہ
کتاب و سنت پر قیاس کو مقدم رکھتے تھے۔ امام عبد الوہاب شاعرانی رحمۃ اللہ علیہ
(المتوفی ۹۷۳ھ ۱۵۶۵ء) نے اس الزام کی حقیقت بیان کرتے ہوئے معاندین
امام اعظم کو یوں فحاش کی ہے۔

فصل فی بیان ضعف قول من نسب الی امام
ابا حنیفۃ الی انہ یقدم القیاس علی
حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
اعلم انّ هذا الکلام صدر من متعصب
علی الامام متصور فی دینہ غیر متورع
فی مقالہ غافل عن قولہ تعالیٰ انّ السبع
والبسر والغداد کان عنہ مسرلاً
یہ فصل اُن لوگوں کے قول کی تضعیف
میں ہے۔ جو امام ابو حنیفہ کی جانب
پر بات منسوب کرتے ہیں کہ وہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر قیاس
کو مقدم رکھتے تھے۔ معلوم ہونا چاہیے
کہ یہ بات امام موصوف سے تعصب
رکھنے کے باعث اُس شخص سے صادر
ہو سکتی ہے جو دین میں شربے مہار
زبان کو بے لگام رکھنے والا اور اللہ
تعالیٰ کے ارشاد سے غافل ہو کہ بیشک
کان انکم اور دل ان کے متعلق

المیزان جلد اول ص ۵۶

باز پرس ہوگی۔

یہی امام شعرانی رحمۃ اللہ علیہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے پاس شرع کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے معاندین امام اعظم کو یوں فحاش کرتے ہیں۔

فاولہم تبرأ من کل رائی بخالف
الشرعیۃ الامام الاعظم النعمان بن ثابت
یعنی اللہ عنہ خلاف ما یضیفہ بعض
المتعصبین و یا فیضیحتہ یوم القیامۃ
من الامام اذا وقع الوجه فی الوجه۔

خلاف شرع رائے کو دیکھ کر بیزار ہونے
والوں میں امام اعظم نعمان بن ثابت رضی
اللہ عنہ سرفہرست ہیں۔ اس کے بر
عکس بعض متعصب لوگ جو ان پر الزام
تراشی کرتے ہیں انہیں قیامت کے روز
بڑی رسوائی ہوگی۔ جبکہ وہ امام اعظم کے
روبرو ہوں گے۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے طرق اجتہاد پر گفتگو کرتے ہوئے حلیل القدر
محدث یعنی حافظ ابن حجر مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۸۵۲ھ ۱۵۶۵ء) نے
تایا کہ امام اعظم کی نظر میں قیاس کیا درجہ تھا اور شرعی احکام میں وہ اپنی رائے اور اجتہاد
کو کیا درجہ دیتے تھے؟ چنانچہ وہ رقمطراز ہیں۔

اعلم انه یتعین علیک ان لا تفهم
من اقوال العلماء عن ابی حنیفۃ و اصحابہ
انہم اصحاب الرائی ان مرادہم بذلک
تنقیصہم ولا نسبتہم الی النقص

اس ضروری بات کا تمہیں علم ہونا چاہیے
کہ ان علمائے کرام کے اقوال سے جنہوں
نے امام اعظم اور ان کے ساتھیوں کو
اصحاب الرائی کہا ہے۔ یہ نہ سمجھ

لے المیزان، جلد اول، ص ۵۰

يَقْتَدُونَ رَأْيَهُمْ عَلَى سُنَّةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى
 اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَلَا عَلَى قَوْلِ أَصْحَابِهِ لَا نَتَّهِمُ
 بَرًّا مِنْ ذَلِكَ فَقَدْ جَاءَ مِنَ ابْنِ حَنِيفَةَ
 مِنْ طَرَفٍ كَثِيرَةٍ مَا لَمْ يَخْصُصْهُ أَنَّهُ أَوَّلًا
 يَأْخُذُ بِمَا فِي الْقُرْآنِ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فِي السُّنَّةِ
 فَإِنْ يَجِدُ فَيَقْبُولُ أَصْحَابَهُ فَإِنْ اخْتَلَفُوا اخْتَذَ
 بِمَا كَانَ أَقْرَبَ إِلَى الْقُرْآنِ أَدِلَّتْهُ مِنْ
 اقْوَالِهِمْ وَنَحْرِجُ مِنْهُمْ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ لِأَحَدٍ
 مِنْهُمْ قَوْلًا لَمْ يَأْخُذْ بِقَوْلِ أَحَدٍ مِنْ
 التَّابِعِينَ بَلْ يَجْتَهِدُ كَمَا اجْتَهِدُوا

لینا کہ وہ آپ پر یہ الزام عائد کرتے تھے کہ
معاذ اللہ امام صاحب اپنی رائے کو
رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی
سنت اور اقوال صحابہ پر مقدم رکھتے
تھے۔ اُن کا دامن اس سے پاک ہے۔
امام ابو حنیفہ کا طریق اجتہاد ہم تک متعدد
طرق سے پہنچا ہے جس کا خلاصہ یہ ہے
کہ سب سے پہلے وہ قرآن کریم میں حکم
تلاش کرتے۔ اگر نہ پاتے تو سنت رسول
دیکھتے۔ ایسی سنت نہ ملتی تو اقوال صحابہ
کی سند پکڑتے۔ اگر صحابہ کے درمیان
اختلاف ہوتا تو اُس قول کو لیتے جو قرآن
سنت سے زیادہ قریب ہو اور اس
دائرے سے باہر نہ نکلتے تھے۔ اگر
کسی بھی صحابی کا قول نہ ملتا تو تابعین
میں سے کسی کے قول کی سند نہ پکڑتے
بلکہ اُن کی طرح خود بھی اجتہاد کیا
کرتے۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے دفاع میں اُمتِ محمدیہ کی مذکورہ یگانہ روزگار ہستیوں نے جو کچھ کہا وہ انصاف اور حقیقت پر مبنی ہے۔ انہوں نے وہی کہا جو انہیں کہنا چاہیے تھا۔ انصاف و دیانت کا تقاضا یہی ہے۔ علم الیقین کا مقتضی بھی یہی ہے حقیقت نفس الامر یہی ہے کہ امام ابو حنیفہ وہ خوش نصیب ہستی ہیں جو سارے ائمہ سے ممتاز۔ سراجِ اُمتِ محمدیہ اور سوادِ اعظم کے امام ہیں انہیں امامِ اعظم کہا جائے اور امام المسلمین مانا جائے۔ کتاب و سنت کے سمجھنے یعنی اجتہادِ صلاحیت میں وہ اپنی نظیر آپ ہوئے ہیں۔ وہ اہلِ علم کے سرتاج اور اہلِ اسلام کے سرمایۂ افتخار ہیں۔ آسمانِ علم و عرفان اور فلکِ زہد و تقویٰ پر شمس و قمر بن کر چمکنے والے لاکھوں بزرگوں نے امامِ اعظم کی تقلید کو اپنے لیے سرمایۂ افتخار شمار کیا خود ائمہ نے انہیں پیشوا مانا اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۲۰۴ھ) ۱۱۹ھ) پر ملا متعدد بار اعتراف کیا کہ۔

اَنَا مِنْ كَلْبِ عِيَالِ ابِي حَنِيفَةَ فِي
الْفَقْهِ۔ ۱۰
تمام لوگ فقہ میں امام ابو حنیفہ کے اہل و عیال
(بالکے) ہیں۔ (صَدَقْتَ يَا سَيِّدِي)

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق یہاں ہم نے اُمتِ محمدیہ کے ہزاروں بزرگوں میں سے چند حضرات کے تاثرات ماقلاً و کفئاً کے طور پر پیش کر دیئے ہیں جبکہ ایسے بیانات شمار سے باہر ہیں۔ انصاف پسند کیلئے اتنا بھی کافی اور حاسد و متعصب کے لئے دفتر بھی ناکافی ہو کرتے ہیں۔ اس سلسلہ میں چودھویں صدی کے مجددِ برحق امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (المتوفی ۱۲۴۰ھ)

۱۰ تاریخ بغداد، جلد ۱۳، ص ۲۴۶

۱۹۲۱ء کے خوب تر مایا ہے۔

آنکھ والا ترے جو بن کا تماشا دیکھے
ریدہ کو رکھ کر کیا نظر آئے دیکھے

خالفین و حاسدین کی سازشوں کے باوجود قیامت تک سدا بہار رہے گا۔ اِنَّ
شَاءَ اللّٰهُ تَعَالٰی۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مِّنْ يَّشَاءُ۔

ہزاروں سال نرگس اپنی بے لوزی پہ روتی ہے
بڑی مشکل سے ہوتا ہے عین میں دیدہ و در پیدا

امام اعظم مجدد الف ثانی کی نظریں

قارئین کرام! گزشتہ سطور میں چند سرمایہ روزگار علمی ہستیوں کے بیانات پیش کیے گئے۔ اُن بزرگوں نے حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے متعلق جو کچھ سرمایہ اور جن تاثرات کا اظہار کیا وہ علم الیقین کی بنا پر ہے۔ اُن بزرگوں نے علم کی آنکھوں سے انصاف کی عینک لگا کر جو کچھ دیکھا وہی دوسروں کو بتا دیا۔ خوش قسمتی سے اُمتِ محمدیہ کے اندر ایک بزرگ ایسے بھی ہیں۔ جن کے لئے خدائے ذوالمنن نے تمام علمی مسائل کو کشفی بنا دیا تھا۔ انہوں نے شریعتِ محمدیہ کے جملہ مسائل کی ہر جزئی کو اپنی خداداد کشفی نظر سے دیکھا اور جو کچھ دیکھا۔ اُس میں سے جن باتوں کا ظاہر کرنا مناسب نظر آیا وہ ظاہر کر دیں۔ انہوں نے عین الیقین کے ساتھ جو کچھ دیکھا وہ کتاب و سنت کے مفہوم و مطالب سے پوری مطابقت رکھتا ہے اور کسی جگہ نہیں ٹکراتا وہ سرمایہ افتخار و یگانہ روزگار حضرت مجدد الف ثانی ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے حضرت امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور اُن کے عظیم المثال علمی و اجتہادی کارناموں کو بھی کشفی نظر سے دیکھا اور اپنے مکتوباتِ عالیہ میں جابجا اُن کا ذکر سرمایہ ہے۔ آپ نے مختلف اہل دل حضرات کو حضرت امام اعظم کی شانِ رفیع سے خبردار کیا۔ چنانچہ حضرت نجد الف ثانی نے اپنے صاحبزادگان یعنی خواجہ محمد سعید رحمۃ اللہ علیہ ز المتونی

۱۰۷۰ھ (۱۶۵۰ء) اور خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہ (المتوفی ۱۰۷۹ھ ۱۶۵۹ء) کے نام مکتوب گرامی لکھتے ہوئے انہیں حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں یہ تلقین فرمائی۔

عجیب معاملہ ست امام اعظم در
تقلید سنت از ہمہ پیش قدم است و
احادیث مرسل در زنگ احادیث
مسند شایان متابعت میدانند و بر راس
خود مقدم می دارد و همچنین قول صحابی را
بواسطہ شرف صحبت خیر البشر علیہ وعلیم
الصلوات والتسلیمات بر راس خود
مقدم میدارد و دیگران نہ چنین اند مع
ذلک مخالفان اہل صاحب راس
میدانند و الفاظ کہ مبنی از سہ راس ادب
اند با و منتسب می سازند با وجود آنکہ
ہمہ یکمال علم و دین و دین و تقویٰ او معترف
اند حضرت حق سبحانہ و تعالیٰ دہاد کہ از اہل
راس دین و رئیس اہل اسلام نہایتند و
سواد اعظم اسلام را ایذا نکنند سیرتہ و
ان یطغوا انور اللہ یا نور مصمم جماعہ

عجیب معاملہ ہے کہ امام اعظم سنت کی
پیروی میں باقی سب ائمہ سے آگے ہیں
اور اسی لیے مرسل احادیث کو وہ مسند
احادیث کی طرح لائق متابعت جانتے
ہیں اور اپنی رائے سے ہر صورت
مقدم رکھتے ہیں۔ بلکہ اسی طرح صحابی
کے قول کو بھی اپنی رائے پر مقدم رکھتے
ہیں کیونکہ وہ حضرات خیر البشر علیہ و
علیم الصلوات والتسلیمات کی صحبت
کے شرف سے مشرف ہیں اور یہ معاملہ
دوسرے ائمہ کے ہاں نہیں ہے۔ اس
کے باوجود مخالفین انہیں صاحب
رائے جانتے اور ایسے لفظوں سے
یاد کرتے ہیں۔ جو بے ادبی پر مبنی
ہیں حالانکہ وہ سب آپ کے علمی
کمال اور تعوی و دین سے مالا مال

کہ اکابر دین را اصحابِ رائے میدانند
 اگر اس اعتقاد دارند کہ ایشان برائے
 خود حکم می کردند و متابعت کتاب و سنت
 نہ می نمودند۔ پس سوادِ اعظم از اہل اسلام
 بزعم فاسدِ ایشان ضلال و مبتدع
 باشند بلکہ از جرگہ اہل اسلام بیرون بوند
 این اعتقاد نہ کند مگر جہلے کہ از جہل
 خود بخیر است یا زندقہ کہ مقصودش
 ابطالِ شطر دین است۔ ناقصہ چند
 احادیثِ چند یاد گرفت۔ و احکام
 شریعت را منحصر دین سافقت اند و
 ماوائے معلوم خود را نفی می نمایند و آنچه
 نزد ایشان ثابت نشدہ منتفی می
 سازند۔ لہ

ہونے کے معترف ہیں۔ اللہ سبحانہ و
 تعالیٰ انہیں توفیق بخشتے کہ وہ دین
 کے سردار اور مسلمانوں کے رئیس
 کو ایذا نہ پہنچائیں اور مسلمانوں کے
 سوادِ اعظم کے دلوں کو نہ دکھائیں
 وہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنی
 پھونکوں سے بجھا دیں۔ وہ جانتے
 جو اکابر دین کو اصحابِ رائے جانتی
 ہے اگر ان کا یہ عقیدہ ہے کہ وہ بزرگ
 اپنی رائے سے حکم دیتے ہیں اور
 کتاب و سنت کی متابعت نہیں
 کرتے تو اس طرح مسلمانوں کا سوادِ
 اعظم ان کے زعم فاسد کی رو سے
 گمراہ اور بدعتی قرار پاتا ہے بلکہ
 وہ حضرات دائرہ اسلام ہی سے
 خارج ہو جاتے ہیں۔ یہ عقیدہ نہ
 رکھے گا مگر اہل جاہل جو اپنی جہالت
 سے بے خبر ہے یا ایا زندقہ جو

اُدھے دین کو باطل کرنا چاہتا ہے۔

بعض نیم ملا چند حدیثیں یاد کر کے شرعی احکام کو اُن کے اندر منحصر ٹھہرا لیتے ہیں اور جو چیزیں اُن کی معلومات سے باہر ہیں اُن کی نفی کر دیتے ہیں اور جو ان کے نزدیک ثابت نہیں ہے۔ اُس کا انکار کر دیتے ہیں۔

قارئین کرام! یہ طویل اور ایمان افروز عبادت آپ نے مع ترجمہ ملاحظہ فرمائی۔ اس کے اندر حضرت امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمہ نے جو کچھ فرمایا ان باتوں کو آگے چلنے سے پہلے کیوں نہ نمر وار دہرا لیا جائے۔

۱۔ امام اعظم سنت کی پیروی میں تمام مسلمانوں بلکہ جملہ ائمہ دین سے بھی آگے ہیں۔

۲۔ امام ابو حنیفہ احترام حدیث کے باعث مرسل احادیث پر بھی مسند احادیث کی طرح عمل کرتے تھے۔

۳۔ آپ اقوال صحابہ کو بھی اپنی رائے پر ترجیح دیتے تھے جبکہ باقی ائمہ کے مال ایسا نہیں ہے۔

۴۔ آپ مرسل احادیث کو اپنی رائے پر ترجیح دیا کرتے جبکہ دیگر ائمہ ایسا نہیں کیا کرتے تھے۔

۵- آپ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کا احترام کرتے ہوئے صحابہ کرام کے اقوال کو اپنی رائے پر مقدم رکھا کرتے تھے۔

۶- امام ابوحنیفہ کے مخالفین بھی آپ کے علمی کمال کے معترف تھے۔

۷- مخالفین و حاسدین بھی یہ مانتے تھے کہ امام ابوحنیفہ ورع و تقویٰ کی دولت سے مالا مال ہیں۔

۸- امام ابوحنیفہ دین کے سردار ہیں۔

۹- امام ابوحنیفہ مسلمانوں کے رئیس ہیں۔

۱۰- مجددِ اعظم کی دعا ہے کہ کوئی امام ابوحنیفہ کی بدگوئی کر کے انہیں اور دیگر مسلمانوں کو ایذا نہ پہنچائے۔

۱۱- امام ابوحنیفہ تو مسلمانوں کے سوادِ اعظم کے پیشوا ہیں۔

۱۲- اگر کوئی امام ابوحنیفہ کی بُرائی کرے تو وہ مسلمانوں کے دل دکھاتا ہے۔

۱۳- امام اعظم ابوحنیفہ اللہ کا نور (نورِ ہدایت) ہیں۔

۱۴- امام ابوحنیفہ کی بدگوئی کرنے والے گویا اللہ کے نور کو اپنی پھونکوں سے بجھانا چاہتے ہیں۔

۱۵- امام ابوحنیفہ اکابرِ دین سے ہیں۔

۱۶- جس کا یہ خیال ہو کہ امام ابوحنیفہ کتاب و سنت کی پیروی کی بجائے اپنی رائے سے حکم لگایا کرتے تھے تو اس کا ذمہ فاسد ہے۔

۱۷- ایسا خیال رکھنے والا مسلمانوں کے سوادِ اعظم کو گمراہ اور بدعتی ٹھہرا رہا ہے حالانکہ احادیثِ مطہرہ میں سوادِ اعظم کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے۔

۱۸۔ ایسا خیال رکھنے والا گویا ان تمام مسلمانوں کو دائرہ اسلام سے خارج قرار دے رہا ہے۔ جو امام ابوحنیفہ کو مسلمانوں کا امام اور بزرگ جانتے ہیں۔
 ۱۹۔ جو یہ کہے کہ امام ابوحنیفہ اپنی رائے سے شرعی حکم لگایا کرتے تھے وہ ایسا جاہل ہے کہ اپنی جہالت سے بے خبر ہے۔

۲۰۔ مذکورہ رائے رکھنے والا ایسا زندقہ ہے جو نصف دین کو باطل کرنا چاہتا ہے۔

۲۱۔ امام ابوحنیفہ کی بدگوئی کرنے والے ناقص العلم (نیم نلا خطرہ ایمان کے مصداق) ہیں۔

حضرات گرامی اسی مکتوب گرامی کے اندر حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اُمت محمدیہ کے امام اعظم یعنی امام ابوحنیفہ کے بارے میں یہ تصریحات بھی فرمائی ہیں۔

حاسدوں کے بیجا تعصب اور فاسد نظریے	وائے ہزار وائے از تعصب ملے
افسوس ہزار افسوس ایافقہ کے بانی امام ابو	بارد الیشاں و از نظر ہائے فاسد
حنیفہ ہیں۔ تین چوتھائی فقہ ان کے لئے مسلم	ایشاں۔ بانی فقہ ابوحنیفہ است در
ہے جبکہ باقی ائمہ ایک چوتھائی میں سارے	حصہ از فقہ اور مسلم داشتہ اند و در ربع
شریک ہیں۔ فقہ میں صاحب خانہ امام	باقی ہمہ شرکت دارند باوے در فقہ صاحب
ابوحنیفہ ہیں۔ اور باقی سارے ائمہ	خانہ دوست و دیگران ہمہ عیال دے اند
ان کے بال بچے ہیں۔ یا وجود اس	باوجود التزام ایں مذہب مرا با امام
کے کہ میں حنفی مذہب کا پابند ہوں	شافعی گویا محبت ذاتی ست و بزرگ

میدانم ہذا در بعضی اعمال نانا تقلید مذہب
 اوی نمایم اما چہ کنم کہ دیگران را با وجود
 وافر علم و کمال تقویٰ در جنبہ اسام
 ابی حنیفہ در رنگ طفلان می یابم^۱
 لیکن مجھے امام شافعی سے ذاتی محبت
 ہے۔ اور انہیں بزرگ جانتا ہوں۔
 اس لیے بعض نفلی کاموں میں ان کے
 مذہب کی تقلید کر لیتا ہوں لیکن
 کیا کروں کہ دوسرے ائمہ مجتہدین کو
 وافر علم اور کمال تقویٰ کے باوجود امام
 حنیفہ کے پہلو میں بچوں کی طرح دیکھتا
 ہوں۔

قارئین کرام! سابقہ عبارات کے تحت ہم نے اکیس باتیں شمار کی تھیں۔ آئیے
 دیکھتے ہیں کہ اس پیش کردہ عبارت میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے
 امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مزید کیا کچھ فرمایا ہے۔

۲۲۔ امام ابو حنیفہ کے حاسدین و معترضین پر مجدد انظم نے ہزاروں بار انسوں کیا ہے
 ۲۳۔ امام ابو حنیفہ ہی علم فقہ کے بانی ہیں۔
 ۲۴۔ تین چوتھائی فقہ اکیسے امام عظم ابو حنیفہ کو حاصل ہے اور باقی ایک چوتھائی
 دیگر ائمہ کو۔

۲۵۔ فقہ میں امام ابو حنیفہ صاحب خانہ ہیں۔

۲۶۔ دیگر ائمہ امام ابو حنیفہ کے عیال (بال بچے) ہیں۔

۲۷۔ حضرت مجدد الف ثانی حنفی مذہب کی پابندی کیا کرتے تھے۔

۱۔ مکتوبات امام ربانی، دفتر دوم، مکتوب ۵۵۔

یہ نہیں بلکہ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ حنفی مذہب کی حقانیت و قبولیت اور افرادیت کو بیان کرتے ہوئے خواجہ محمد سعید اور خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہما کو یہ بھی بتایا تھا۔

بے شائبہ تکلف و تعصب گفتہ
میشود کہ نورانیتِ ایں مذہب حنفی
بنظر کشفی در رنگِ دریائے عظیم می
نماید و سایر مذاہب در رنگِ حیاض
و جداول بنظر ذر آئند و بظاہر ہم کہ ملاحظہ
نمودہ می آید سوادِ اعظم از اہل اسلام
متابعانِ ابی حنیفہ اند علیہم الرضوان
و ایں مذہب با وجود کثرتِ متابعان
در اصول و فروع از سایر مذاہب متمیز
است و در استنباط طریق علیحدہ دارد
این معنی مبنی بر حقیقت است۔

بغیر تکلف و تعصب کے کہا جاسکتا
ہے کہ ایں مذہب حنفی کی نورانیت
کشف کی نظر سے بہت بڑے دریا
کی طرح دکھائی دیتی ہے اور باقی
مذاہب جو صوفیوں اور نہروں کے مانند
نظر آتے ہیں اور ظاہر کی نظر سے دیکھیں
تب بھی یہی کچھ دکھائی دیتا ہے کہ
مسلمانوں کا سوادِ اعظم امام ابو حنیفہ
کے متبعین پر مشتمل ہے علیہم الرضوان
اور پیروکاروں کی کثرت کے علاوہ یہ
مذہب اصول و فروع میں باقی تمام
مذاہب سے ممتاز ہے۔ اور استنباط
مسائل میں اس کا طریقہ کار ہی نرالا
ہے اور یہ اس کے برحق ہونے کی دلیل
ہے۔

۱۰ مکتوباتِ امام ربانی 'دفتر دوم' مکتوب ۵۵

محترم قارئین! اس عبارت سے پہلے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں ہم سٹائیسٹس مجددی ارشادات میں مل جہاں کر شمار کر چکے ہیں۔ آئیے دیکھتے ہیں کہ مذکورہ عبارت میں حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اس سلسلے میں مزید کیا کچھ فرمایا ہے۔

۲۸- کشفی نظر میں حنفی مذہب دریائے عظیم اور دیگر مذاہب جوضوں اور نہروں کی طرح ہیں۔

۲۹- احناف کی اتنی تعداد ہے کہ یہ اکیلے ہی مسلمانوں کا سوادِ اعظم کہلائے جا سکتے ہیں۔

۳۰- مجددِ اعظم نے جملہ احناف کیلئے عظیم الرضوان کہلے۔

۳۱- حنفی مذہب اصول و فروع میں دیگر مذاہب سے ممتاز ہے۔

۳۲- حنفی مذہب کا طریقہ استنباط دیگر جملہ مذاہب سے عمدہ اور نرالا ہے۔

۳۳- حنفی مذہب حقانیت پر مبنی ہے۔

امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ جیسے آسمانِ علم و عرفان کے مہر درخشان کی تابانیوں کے بارے میں کشورِ ولایت کے دیدہ و فرمانروا یعنی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے علمی و کشفی دونوں نگاہوں سے دیکھ کر یہ تصریحات بھی فرمائی ہیں۔

از علو شان امام بزرگ ترین ایں	بزرگ ائمہ کے بزرگ امام اجل پیشوا اکمل
بزرگواراں امام اجل پیشوا اکمل	امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عظیم الشان مرتبے
ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ چہ نویسد	کے بار میں بھلا میں کیا نکھوں جبکہ وہ جملہ

کہ اعلم واورع و اتقائے مجتہدین است
 چہ شافعی و مالک و چہ احمد بن حنبل
 امام شافعی می فرماید **الْفَقْهَاءُ كُلُّهُمْ**
عَيَالُ ابْنِ حَنِيفَةَ - منقول است کہ امام
 شافعی چوں بزیارت قبرِ امامِ اعظم می
 رفت ترکِ اجتہاد خود می کرد و برائے
 خود عمل نمی نمود و می گفت کہ شرم می آید
 کہ در حضورِ ایشان عمل برائے خود بکنم کہ
 مخالفِ رائے ایشان باشد - ترکِ قرأت
 فاتحہ خلفِ الامام می نمود و قنوت در فجر
 نمی خواند - آری بزرگی شان ابی حنیفہ
 را شافعی داند - فردا کہ حضرت عیسیٰ علی
 نبیاء و علیہ الصلوٰۃ و السلام نزول فرماید
 بخدمتِ ابی حنیفہ عمل خواهد کرد - چونکہ
 خواجہ محمد یاسا قدس سرہ در فصول
 ستہ می فرماید و همچنین بزرگی ایشان
 را کافی است کہ یتیمبر اولوا العزم بخدمتِ
 او عمل نماید - ست بزرگی دیگر را بایں
 بزرگی عدیل نمی توان یافت لہ

مجتہدین سے زیادہ علم والے اور زیادہ
 ورع و تقویٰ والے ہیں خواہ وہ امام
 شافعی و امام مالک ہوں - یا امام احمد بن حنبل
 امام شافعی فرماتے ہیں کہ تمام فقہاء
 ابی حنیفہ کے بچے ہیں - منقول ہے کہ
 امام شافعی جب قبرِ امامِ اعظم کی زیارت
 کے لئے جاتے تو اپنے اجتہاد کو ترک
 کر دیا کرتے تھے اور اپنی رائے پر
 عمل نہیں کیا کرتے تھے کہ مجھے ان
 (امام ابی حنیفہ) سے شرم آتی ہے کہ
 ان کے سامنے ایسا کام کروں جو ان
 کی رائے کے خلاف ہو - چنانچہ وہ
 امام کے پیچھے سورہ فاتحہ پڑھنا چھوڑ
 دیتے اور نمازِ فجر میں قنوت بھی نہیں
 پڑھا کرتے تھے - درحقیقت امام
 ابی حنیفہ کی عظمتِ شان کو امام شافعی
 جانتے تھے - کل جب حضرت عیسیٰ
 علی نبیاء و علیہ الصلوٰۃ و السلام نزول
 فرمائیں گے تو امام ابی حنیفہ کے

مذہب کی طرح عمل کریں گے۔ جیسا کہ خواجہ

محمد یار صادق سرورہ فصولِ سترہ میں

نہد مانتے ہیں اور امام ابوحنیفہ کے

لئے یہی ایک بزرگی کافی ہے کہ ایک

ادولوا العزم پیغمبران کے مذہب کے

مطابق عمل کریں گے۔ دوسری سند

بزرگیاں (قابلِ فخر باتیں) بھی اس

ایک بزرگی کے برابر نہیں ہو سکتیں۔

تائیں کرام! کو بخوبی یاد ہو گا کہ ہماری گنتی تبتیس تک پہنچ گئی تھی۔ مذکورہ

بالا عبارت کے اندر بھی حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے امام اعظم ابوحنیفہ

رحمۃ اللہ علیہ کے کچھ مناقب بیان کیے ہیں۔ آئیے انہیں بھی مل جل کر گن

لیتے ہیں۔

۳۳۔ امام ابوحنیفہ تمام اکٹھے بزرگوں کے بھی بزرگ ہیں۔

۳۵۔ امام ابوحنیفہ درحقیقت امام اجل اور پیشوائے اکمل ہیں۔

۳۶۔ مجدد اعظم نے امام اعظم کے نام کے ساتھ رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھا ہے۔

۳۷۔ امام ابوحنیفہ تمام مجتہدین سے زیادہ علم والے ہیں۔

۳۸۔ امام ابوحنیفہ جملہ مجتہدین سے ورع و تقویٰ میں زیادہ ہیں۔

۳۹۔ امام اعظم کی قبر پر امام شافعی حاضری دیا کرتے تھے۔

۱۔ مبداء و معاد، مطبوعہ کراچی ۱۳۸۸ھ ۱۹۶۸ء، ص ۵۵

- ۴۰۔ امام اعظم کی قبر اس لائق ہے کہ عوام و خواص کو اس کی زیارت کرنی چاہیے۔
- ۴۱۔ امام شافعی بوقت حاضری صاحب قبر (امام ابو حنیفہ) سے شرمایا کرتے تھے۔
- ۴۲۔ امام ابو حنیفہ کا خلاف کرتے ہوئے بڑی سے بڑی ہستی کو بھی شرماتا چاہیے۔
- ۴۳۔ امام ابو حنیفہ آج بھی اپنی قبر میں زندہ اور مرجع عوام و خواص ہیں۔
- ۴۴۔ امام شافعی حقیقت میں مرتبہ دانِ امام ابو حنیفہ تھے۔
- ۴۵۔ امام ابو حنیفہ کا ہر مسلمان کو احترام کرنا چاہیے جیسا کہ امام شافعی کیا کرتے تھے۔
- ۴۶۔ نزول کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا مسلک حنفی مذہب جیسا ہوگا۔
- ۴۷۔ امام ابو حنیفہ کا یہ شرف سینکڑوں بزرگیوں سے زیادہ درجہ رکھتا ہے۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنے صاحبزادگان یعنی خواجہ محمد
سعید اور خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہما کے نام مکتوب گرامی لکھتے ہوئے انہیں
امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وارضاه عنا کے متعلق یہ بھی بتایا۔

حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ بعد از نزول متا	حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ بعد از نزول متا
ایں شریعت خواجہ محمود اتباع سنت اک سرور علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والسلام	حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ بعد از نزول متا
نیز خواجہ محمد کہ نسخ ایں شریعت مجوزہ نہست۔ نزدیک است کہ علما و خواجہ	حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ بعد از نزول متا
مجتہدان ادوا علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام از کمال دقت و غموض ماخذ	حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ بعد از نزول متا
مین علما و حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مجتہدات	حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ بعد از نزول متا
لا کمال دقت اور غموض ماخذ کے	حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کہ بعد از نزول متا

انکار نماید و مخالف کتاب و سنت داند
 مثل و روح اللہ مثل امام اعظم کوئی
 ست رحمت اللہ علیہ کہ برکت و رع و
 تقوی و بدولت متابعت سنت درجہ
 علیا در اجتہاد و استنباط یافتہ است
 کہ دیگران در فہم آل عاجز و قاصر اند و
 مجتہدات اُورابواسطہ وقت معانی مخالف
 کتاب و سنت داند اُورا و اصحاب اُورا
 اصحاب اُورائے پندارند کل ذلک لعدم
 اَوْصُولِ اِلَى حَقِيقَةِ عِلْمِهِ وَ عَدَمِ
 الْاِطْلَاعِ عَلٰی فَرْصِهِ وَ فَرَسَتْ اِمَام
 شافعی بکرمہ از وقت نقاہت اُورعلیہ
 التَّوَضُّعَ اِنْ دَرِیَافَتِ کہ گفت اَلْفَقْهَاءُ
 کُلُّهُمْ عِیَالُ اَبِی حَنِیْفَہ - وائے از
 جرأتہائے قاصر نظران کہ قصور خود را
 بدیگرے نسبت نمایند و بواسطہ ہمیں
 مناسب کہ بحضرت روح اللہ دار دلوا
 بود آنچه خواہد شد پارسا در فضول
 ستہ نوشتہ است کہ حضرت عیسیٰ علی

سبب انکار کریں گے۔ اور کتاب و
 سنت کے خلاف جانیں گے۔ حضرت
 عیسیٰ روح اللہ کی مثال امام اعظم
 کوئی رحمت اللہ علیہ جیسی ہے کہ ورع و
 تقویٰ کی برکت سے اور متابعت سنت
 کے باعث اجتہاد و استنباط میں اعلیٰ
 مقام پایا ہے۔ کہ دوسروں کا فہم اس
 کے سمجھنے سے عاجز و قاصر ہے اور
 ان کے مجتہدات کو وقت معانی کے
 سبب کتاب و سنت کے خلاف
 جلتے ہیں۔ اور انہیں اور ان
 کے ساتھیوں کو اصحاب رائے شمار
 کرتے ہیں۔ یہ سب کچھ اُن کے
 علم و درایت کی حقیقت تک نہ
 پہنچنے اور ان کے فہم پر مطلع نہ ہونے
 کے باعث ہے۔ امام شافعی کی
 فراست دیکھیے کہ وقت نقاہت
 سے کچھ حصہ ملا تو بیاختہ کہہ اُٹھے
 کہ تمام فقہاء ابو حنیفہ کے بچے ہیں۔

نَبِيَّنا وَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ بعد
 از نزول بزمہب امام ابو حنیفہ عمل
 خواہد کرد یعنی اجتہاد حضرت روح اللہ
 موافق اجتہاد امام اعظم خواہد بود نہ آنکہ
 تقلید ایں مذہب خواہد کرد علی نبینا
 وَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ کہ شان اعلیٰ
 نَبِيَّنا وَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ ازاں
 بلند تر است کہ تقلید علماء امت
 نماید۔ ۱

افسوس اُن قاصر نظر لوگوں کی جرأت
 پر جو اپنے نقص کو دوسروں کے سر
 منڈھتے ہیں۔ اور حضرت روح اللہ
 کے ساتھ ہی مناسبت رکھنے کے
 باعث یہ ہوگا۔ جیسا کہ خواجہ محمد پارسیا
 نے فضول ستہ میں لکھا ہے کہ حضرت
 عیسیٰ علیہ السلام نزول کے بعد مذہب
 حنفی کے مطابق عمل کریں گے۔ یعنی
 حضرت عیسیٰ کا اجتہاد امام اعظم
 کے اجتہاد سے موافقت رکھے گا
 ماں یہ نہیں ہوگا۔ کہ حضرت عیسیٰ
 علیہ السلام حنفی مذہب کی تقلید
 کرنے لگیں کیونکہ حضرت عیسیٰ علی
 نَبِيَّنا وَ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَ السَّلَامُ کی
 شان پیغمبری اس سے کہیں بلند و بالا
 ہے کہ وہ علمائے امت میں سے کسی
 کی بھی تقلید کریں۔

سابقہ گنتی سینتالیس تک پہنچ چکی ہے لیکن حضرات آئیے کہ اس عبارت

۱ مکتوبات امام ربانی، دفتر دوم، مکتوب ۵۵

کی تازہ باتیں بھی ساتھ ہی شمار کر لیں تاکہ موافق و مخالف ہر ایک کو معلوم ہو جائے کہ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں مجددِ اعظم علیہ الرحمہ کے علمی و کشفی نظریات کیا ہیں۔

۴۸۔ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی مثال حضرت عیسیٰ روح اللہ علیہ السلام جیسی ہے۔

۴۹۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مجتہدات امام ابو حنیفہ کے مجتہدات جیسے ہونگے۔

۵۰۔ امام اعظم نے انتہائی ورع و تقویٰ اور متابعتِ سنت کے باعث اجتہاد میں اعلیٰ مقام پایا تھا۔

۵۱۔ امام اعظم کے اجتہاد و استنباط کو کتاب و سنت کے خلاف جاننا فہم کا عجز و قصور ہے۔

۵۲۔ امام ابو حنیفہ کے اجتہاد و استنباط کو سمجھنے سے دوسروں کے فہم عاجز و تاصر ہیں۔

۵۳۔ امام اعظم اور ان کے ساقیوں کو اصحابِ رائے سمجھنا ان کے علم و درایت کی حقیقت تک رسائی نہ ہونے اور ان کے فہم کا اندازہ نہ ہونے کے سبب ہے۔

۵۴۔ امام اعظم کی دقتِ فقہیت سے امام شافعی علیہ الرحمہ کو کچھ حصہ مل گیا تھا۔

۵۵۔ امام اعظم کے معترضین کی جسارت پر مجددِ اعظم نے افسوس کا اظہار کیا ہے۔

میاں بدیع الدین رحمۃ اللہ علیہ کے نام مکتوبِ گرامی لکھتے ہوئے

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے بارے

میں یہ تصریح بھی فرمائی ہے۔

معلوم شد کہ کمالات ولایت را موافقت
بفقه شافعی است و کمالات نبوت
را مناسبت بفقه حنفی۔ اگر فرضاً دریں
اُمت پیغمبرے مبعوث می شد موافق
فقه حنفی عمل می کرد۔ ۱۵
معلوم ہوا ہے کہ کمالات ولادت کو فقہ شافعی اور
کمالات نبوت کو فقہ حنفی مناسبت
ہے۔ اگر بالفرض اس اُمت میں
کوئی پیغمبر مبعوث ہوتا تو وہ فقہ حنفی
کے مطابق عمل کرتا۔

حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک خاتون کے نام مکتوب
ہدایت لکھتے ہوئے یہ وضاحت بھی فرمائی تھی۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آسمان
سے نزول فرمائیں گے تو خاتم الرسل
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شریعت کا
اتباع کریں گے۔ حضرت خواجہ محمد پارسا جو
حضرت خواجہ بہاء الدین نقشبند قدس
اللہ تعالیٰ سرہما کے کامل ترین خلفاء
سے ہیں اور عالم و محدث ہیں وہ
اپنی کتاب فصول ستہ میں مسمد
نقل سے لکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ
علی نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام
نزول کے بعد مذہب امام ابو حنیفہ

حضرت عیسیٰ علی نبینا و علیہ
الصلوٰۃ والسلام کہ از آسمان نزول
خواہد فرمود متابعت شریعت خاتم الرسل
خواہد نمود علیہ و علیہم الصلوٰات و
التسلیٰات۔ حضرت خواجہ محمد پارسا کہ
از خلفاء و کمل حضرت خواجہ نقشبند
است قدس اللہ تعالیٰ سرہما و عالم
محدث است نیز در کتاب فصول ستہ
نقل معتمدی آرہ کہ حضرت عیسیٰ علی
نبینا و علیہ الصلوٰۃ والسلام بعد
از نزول عمل بمذہب امام ابو حنیفہ

۱۵ مکتوبات امام ربانی، دفتر اول، مکتوب ۲۸۲

خواہد کرد رضی اللہ تعالیٰ عنہ و حلال
 اور حلال خواہد داشت و حرام اُورا
 حرام۔ ۱۰
 رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مطابق غسل
 کریں گے۔ اور ان کے حلال قرار
 دیئے ہوئے کو حلال ٹھہرائیں گے
 اور حرام قرار دی ہوئی چیزوں کو حرام
 ٹھہرائیں گے۔

حضرت امام ربانیؒ مجدد الف ثانی قدس سرہ نے اپنے مکتوبات میں
 جہاں بھی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا بعد نزول مطابق مذہب خفیی کے عمل کرنا
 لکھا ہے۔ تو خواجہ محمد پارسا رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے لکھا ہے جیسا کہ
 قارئین کرام نے گزشتہ عبارتوں میں ملاحظہ فرمایا۔ دریں حالات
 ضروری نظر آتا ہے کہ خواجہ محمد پارسا قدس سرہ العزیز کے منصب ولایت
 کے بارے میں بھی کچھ عرض کر دیا جائے۔ چنانچہ مکتوباتِ امام ربانی کے محشی
 یعنی مولانا نور احمد امرتسری علیہ الرحمہ نے ان کے متعلق تصریح کی ہے کہ۔

خواجہ محمد پارسا ایشاں خلیفہ
 دوم حضرت خواجہ خواجگان نقشبندانہ
 اعلم و ادرع زمانہ.... نام ایشاں
 محمد بن محمود البخاری
 است۔ حضرت خواجہ محصور اصحاب
 خود در حق ایشاں فرمودہ کہ امانت
 خواجہ محمد پارسا یہ خواجہ خواجگان
 حضرت بہاؤ الدین نقشبند رحمۃ اللہ
 علیہ کے دوسرے خلیفہ ہیں جو علم
 و ادع میں یگانہ روزگار تھے....
 ان کا نام محمد بن محمود بخاری ہے
 خواجہ نقشبند نے اپنے اصحاب

۱۰ مکتوباتِ امام ربانیؒ دفتر سوم، مکتوب ۱۱

کہ از خلفاء و قائدانِ نابین ضعیف رسیدہ
و آنچه دریں راہ کسب کردہ بشما
سپر دیم آنرا تخلیق باید رسانید و نیز
فرمودہ کہ مقصود از ظہور ماد جود محمد
پارسا است

بکے دو بروان سے فرمایا تھا کہ جو انست
اس ضعیف کو خلفائے قائدان سے
پہنچی اور جو کچھ اس راہ پر چلتے ہوئے
میں نے کھایا۔ وہ سب کچھ تیرے
سپرد کیا اس میں سے جو مخلوق
کا حق ہے وہ اُسے پہنچانا چاہیے
نیز فرمایا کہ میرے پیدا ہونے کا
مقصد محمد پارسا کی تربیت کرنا تھا۔

حضرت امام ربانی 'مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے قرأتِ خلف
الامام کے مسئلے میں التزامِ مذہب اور حنفی و شافعی مذاہب کے بارے
میں حقیقتِ نفس الامری کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا ہے۔

مترے آرزوئے آل داشت
کہ وجہ پیدا شود وجہ در مذہب
حنفی تا در خلفِ امام قرأتِ فاتحہ
نمودہ آید۔ ہر گاہ قرأت در نماز فرض
باشد از قرأتِ حقیقی عدول نمودہ بقرأت
حکمی قرار دادن معقول نمی شد۔ بانکہ در
حدیث نبوی آمدہ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ
مجھے ایک مدت تک اس بات کی
آرزو رہی کہ کوئی معقول وجہ ایسی نکل
آئے کہ مذہبِ حنفی میں امام کے
پیچھے سورہ فاتحہ کی قرأت کی جاسکے
چونکہ نماز میں قرأت فرض ہے اور
حقیقی قرأت کو چھوڑ کر حکمی قرأت
اختیار کرنا معقول نظر نہیں آتا تھا۔

۱۔ مکتوباتِ امام ربانی 'دفتر اول' مکتوب ۲۸۲

لَا صَلَوةَ إِلَّا بِغَاثِجَةٍ أَلِكْتَبِ مَابِوَا
 رعایتِ مذہبِ نبیؐ سے اختیار ترکِ قرأت
 می کرد۔ وایں ترک از قبیلِ ریاضت
 مجاہدہ می شمرد۔ آخر الامر حضرت حق سبحانہ
 و تعالیٰ ببرکتِ رعایتِ مذہبِ کہ نقل
 از مذہبِ الحاد است حقیقت
 مذہبِ حنفی در ترکِ قرأت ماموم ظاہر
 ساخت و قرأت حکمی از قرأت
 حقیقی در نظر بصیرت زیبا تر نمود کہ امام
 و ماموم ہمہ باتفاق در مقامِ مناجات
 می ایستند لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ صَلَاتُكَ يَا حَيُّ
 رَبُّكَ و امام را دریں امر پیشوای زند
 پس امام ہر چہ می خواند گوید در زبان
 قوم می خواند۔ در رنگ آنکہ جماعہ پیش
 پادشاہِ عظیم الشان بجلتہ بروند و یکے
 را پیشوا سازند تا انداز زبان ہمراہینا عرض
 حاجت نمایند بریں تقدیر اگر دیگران نیز
 با وجودِ تکلم آیند داخلِ سوءِ ادب ست
 موجبِ عدمِ رضا ست بادشاہ۔ پس

نیز حدیثِ نبوی علیہ الصلوٰۃ والسلام میں
 بھی تو ایسا ہے۔ کہ سورہ فاتحہ کے بغیر
 نماز نہیں ہوتی۔ لیکن میں اپنے مذہب کی
 رعایت کے سبب یہ اختیار فاتحہ
 نہیں پڑھا کرتا تھا۔ اور اس ترک کے
 ریاضت و مجاہدہ کی ایک قسم شمار کیا
 کرتا تھا۔ آخر کار اللہ تعالیٰ نے
 رعایتِ مذہب کی برکت سے کہ فقہی
 مذہب تبدیل کرنا ایک طرح کا الحاد
 ہے۔ مذہبِ حنفی میں مقتدی کے
 قرأت ترک کرنیکی حقیقت کو ظاہر فرما
 دیا اور بصیرت کی نظر سے دیکھا تو
 قرأت حقیقی سے قرأت حکمی زیادہ
 مناسب نظر آئی۔ کیونکہ امام اور
 مقتدی سب مقامِ مناجات میں
 کھڑے ہوتے ہیں۔ حدیث میں ہے
 کہ بیشک نمازی اپنے ربِّ مناجات
 کرتا ہے۔ اور اس کام میں وہ امام
 کو اپنا پیشوا بناتے ہیں۔ پس امام جو

تکلم حکمیٰ این جماعہ کہ بزبان پیشوا ادا می
یابد بہتر است از تکلم حقیقی اینہا بچہیں
است حال قرأت قوم با وجود قرأت
امام کہ داخل شغب است و از ادب
مستبعد و موجب تفرق کہ منافی اجتماع
ست و اکثر مسائل خلائی میان حنفی و
شافعی ازیں قبیل است کہ ظاہر و صورت
مرجح بجانب شافعی است و باطن و
حقیقت مؤید مذہب حنفی و بریں فقیر
ظاہر ساختہ اند کہ در خلافیات کلام حق
بجانب حنفی است۔ تکوین را انصاف
حقیقیہ می دانند ہرچہ بظاہر وجہ بقدرت
و ارادت می نمایند لیکن بدقت نظر و نور
فرست معلوم می گردد کہ تکوین صفت
علیحدہ است علیٰ ہذا القیاس۔

کچھ بھی پڑھتا ہے۔ گویا قوم کی زبان
میں پڑھتا ہے۔ جیسے کوئی جماعت
کسی حاجت کے تحت عظیم الشان
بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہو تو وہ
لوگ ایک کو اپنا پیشوا بنالیں تاکہ وہ
سب کی طرف سے حاجت بیان
کروے۔ پیشوا کے گفتگو کرنے کی حالت
میں دوسرے لوگوں کا ہلنا سٹو ادب
میں داخل ہے۔ اور بادشاہ کے
ناراضگی کا باعث ہوگا۔ پس اس
جماعت کا حکمی تکلم جو پیشوا کی زبان
سے ہو رہا ہے۔ وہ اُن کے حقیقی
تکلم سے بہتر ہے۔ اسی طرح امام کی
قرأت کے ساتھ قوم کے پڑھنے کا حال
ہے جو شور و شغب میں داخل
ادب سے بعید تفرقہ کا موجب
اور اجتماع کے منافی ہے۔ چنانچہ حنفی و
شافعی مذاہب کے اکثر اختلافی مسائل

کایہی حال ہے کہ اُن کی ظاہری صورت
تو شافعی مذہب کو ترجیح دیتی ہے۔
لیکن باطنی اور حقیقی حالت خفی مذہب
کی تائید کرتی ہے۔ اور اس فقیر مرزا کو
فرمایا گیا ہے کہ علم کلام کے اختلافات
میں حق خفی مذہب کی جانب ہے مثلاً
یہ تکوین کو صفات حقیقیہ سے جلتے
ہیں۔ جبکہ ظاہر میں یہ قدرت و اراد
کی جانب رجوع کرتی ہوئی دکھائی
دیتی ہے۔ لیکن گہری نظر اور نور
فراست سے معلوم ہوتا ہے کہ تکوین
علحدہ صفت ہے۔ دیگر مسائل
کو بھی اسی پر قیاس کر لیا جائے۔

قارئین کرام! پیچھے ہم پچیس^{۵۵} باتیں شمار کر چکے ہیں۔ آئیے عنقریب
پیش کردہ چاروں عبارتوں میں حضرت امام ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کے
متعلق جو مزید باتیں ارشاد فرمائی گئی ہیں انہیں بھی ہم نمبر دراپنی فہرست
میں شامل کر لیتے ہیں۔

۵۶۔ اگر بغرض محال اس اُمت میں کوئی اور نبی مبعوث ہو سکتا تو اس
کامد^{۵۷} فقہ خفی کے مطابق ہوتا۔

۵۷۔ اگر شافعی مذہب کی مناسبت کحالاتِ دلالت سے ہے تو حنفی مذہب کحالاتِ نبو سے مناسبت رکھتا ہے۔

۵۸۔ منراجِ امام ابو حنیفہ در حقیقت پیغمبری مزاج کے بہت قریب ہے۔

۵۹۔ امام کے پیچھے مقیدیوں کا سورہ فاتحہ نہ پڑھنا ہی درصحت اور قرینۂ ادب ہے

۶۰۔ ائمہ کے اختلافی مسائل میں انکی باطنی اور حقیقی صورت در حقیقت مذہبِ حنفی کی توبہ ہے

۶۱۔ عقائد کلامیہ میں بھی مذہبِ حنفی سب سے زیادہ حق پر ہے۔

۶۲۔ حنفی مذہبِ ردایت اور ردایت دونوں کے معیار پر پورا اترتا ہے۔

۶۳۔ نگاہِ کشف میں بھی حنفی مذہب جملہ مذاہب سے کامل اور اکمل اور قرآنِ دسنت کی

تعلیمات کا سب سے زیادہ حامل ہے۔

قارئینِ کرام حضرت مجددِ الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے امامِ اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ کی شان میں جو تعریحات فرمائیں ان ارشادات کو شمار کرتے ہوئے ہم تریسٹھ تک پہنچ گئے جبکہ نچر د عالمِ نذر بحسبِ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی دنیادی عمر بھی تریسٹھ سال ہوئی اور محبوبِ پردگار شیخِ رذیہ شامی علیہ السلام کے یارِ غار سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرح متابعت کے باعث حضرت مجددِ الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ بھی تریسٹھ سال ہی عمر پائی۔ لہذا یہ مقدس یاد تازہ رکھنے اور اس مبارک عدد کی برکت حاصل کر کے غرض سے ہمیں گنتی اس سے آگے نہیں بڑھانی چاہیے۔

اگر اس مقالے میں کوئی کام کی بات لکھ سکا ہوں تو وہ میرے ولی نعمت مرشدِ برحق مفتی اعظم دہلی حضرت شاہ محمد مظہر اللہ دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کی نگاہِ لطف و کرم کا کرمہ ہے۔ قارئینِ کرام کو جتنی غلطیاں نظر آئیں وہ میری نااہلی کے باعث ہیں۔

اللہ تعالیٰ اپنے حقیر بندے کی اس کاوش کو میرے لئے توشہ آخرت کفارہ سیئات اور
 ذریعہ نجات بنائے آمین۔ بِقَبْلِكَ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَتَبَّ
 عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ الْغَنِيُّ وَصَلَّى اللَّهُ تَعَالَى عَلَى حَبِيبِهِ مُحَمَّدٍ وَآلِهِ
 وَصَحْبِهِ أَجْمَعِينَ ۝

گدائے در اولیاء؟

عبدالحکیم خاں اختر
 مجیدی مظہری شاہیہ پوری لاہور

۱۷ اردی الحجہ ۱۴۰۲ھ مطابق ۵ اکتوبر
 ۱۹۸۲ء

تصانیف اختر شاہ بیہا پوری

(مطبوعہ و غیر مطبوعہ تصانیف و تراجم کی فہرست)

۱۔ مطبوعہ تصانیف

- ۱۔ حقانیت اسلام :- شائع کردہ ادارہ سواد اعظم لاہور ۱۹۹۴ء نایاب
- ۲۔ اعلیٰ حضرت کا فقہی مقام و شائع کردہ مرکزی مجلس رضا لاہور ۱۹۶۱ء ۱۵ روپے
- ۳۔ طبع دوم مع اضافہ :- فرید بک مثال لاہور ۱۹۸۵ء ۱۲ روپے
- ۴۔ مشعل راہ :- ۱۹۷۶ء ۹۰ روپے
- ۵۔ تجلیات امام ربانی :- مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ ۱۹۷۸ء ۲۶ روپے
- ۶۔ امام اعظم حضرت مجدد الف ثانی کی نظریں :- مرکزی مجلس امام اعظم لاہور ۱۹۸۳ء دعا و غیر
- ۷۔ اعلیٰ حضرت کی تاریخ گوئی :- زیر طبع
- ۸۔ امام احمد رضا خان :-

۲۔ مطبوعہ مترجم

- ۸۔ ترجمہ جواہر الحیاء جلد اول :- مکتبہ حامد یہ گنج بخش روڈ لاہور ۱۹۷۳ء ۲۶ روپے
- ۹۔ ترجمہ الشفاء جلد اول :- مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور ۱۹۷۹ء ۲۶ روپے
- ۱۰۔ ترجمہ و تحشیہ درالمعارف :- نواری کتب خانہ لاہور ۱۹۸۳ء ۲۰ روپے
- ۱۱۔ بخاری شریف مترجم جلد اول :- حامد انید کمپنی لاہور ۱۹۸۲ء

۳۲۴ {	۱۲۔	تجاری شریف مترجم جلد دوم: حامد انیدہ کھپتی لاہور ۱۹۸۲ء
روپے	۱۳۔	جلد سوم: " " " " " " " "
۱۱۰ {	۱۴۔	مؤطا امام مالک مترجم جلد اول: فرید یک سال لاہور ۱۹۸۳ء
روپے	۱۵۔	جلد دوم " " " " " " " "
۱۵۰ {	۱۶۔	سنن ابن ماجہ مترجم جلد اول " " " " " " " "
روپے	۱۷۔	جلد دوم " " " " " " " "
۳۰۰ {	۱۸۔	سنن ابوداؤد مترجم جلد اول " " " " " " " " ۱۹۸۵ء
روپے	۱۹۔	جلد دوم " " " " " " " " ۱۹۸۵ء
۳۰۰ {	۲۰۔	جلد سوم " " " " " " " "
روپے	۲۱۔	مشکوٰۃ شریف مترجم جلد اول " " " " " " " " ۱۹۸۶ء
۲۲۵ {	۲۲۔	جلد دوم " " " " " " " "
روپے	۲۳۔	جلد سوم " " " " " " " "
۲۲۵ {	۲۴۔	مسلم شریف مترجم جلد اول " " " " " " " "
زیر طبع	۲۵۔	جلد دوم " " " " " " " "
	۲۶۔	جلد سوم " " " " " " " "

۳ غیر مطبوعہ تصانیف

اندازاً صفحات

۲۷۔	فارق اعظم (تاریخی نام ہے۔ تحقیقی تذکرہ ۱۳۹۸ء میں لکھا گیا) ۵۰۰ صفحات
۲۸۔	میرد نیشاں (حضرت مجدد الف ثانی کا تذکرہ جو ۱۴۰۰ء میں لکھا گیا) ۵۰۰ صفحات

اندازاً صفحات

- ۲۹۔ عظیم الشان (شاہ ولی اللہ محدث دہلوی کا تذکرہ جو ۱۲۰۳ھ میں لکھا گیا) ۵۰۰
- ۳۰۔ ثانی اثین ابو بکر (پہلے خلیفہ رسول بلا فصل کا تذکرہ جو ۱۲۰۳ھ میں لکھا گیا) ۶۰۰
- ۳۱۔ کھلا خط (اکابر دیوبند کی تکفیر کا عام فہم تحقیقی تجزیہ) ۶۰۰
- ۳۲۔ مظہر البیان فی علوم القرآن (قرآنی معلومات کا تحقیقی کشکول) ۹۰۰
- ۳۳۔ مظہر شریعت (فقہ حنفی کی مطابق مسائل کا جدید ترین تحقیقی مجموعہ) ۸۰۰
- ۳۴۔ دوسرا زمرہ (دیوبندی عقائد ان کے اپنے آئینے میں) ۳۰۰
- ۳۵۔ دلی سے بالا کوٹ تک (سید احمد اینڈ کمپنی کی تحریک جہاد کے مقاصد) ۵۰۰
- ۳۶۔ تجلیاتِ مظہر اللہ (مرشدی و مولائی حضرت مفتی اعظم دہلی کا تذکرہ) ۲۰۰
- ۳۷۔ تقویۃ الایمان کا تحقیقی جائزہ (نفسِ مضمون سے ظاہر ہے) ۴۰۰
- ۳۸۔ مودودیت کا علمی جائزہ (" ") ۷۰۰
- ۳۹۔ صحابہ کرام مودودی صاحب کی نظر میں (" ") ۳۰۰
- ۴۰۔ ایک طائرانہ نظر قرآن مجید کے اردو ترجموں پر (" ") ۲۰۰
- ۴۱۔ ایک طائرانہ نظر کتب احادیث کے اردو ترجموں پر (نفسِ مضمون ظاہر ہے) ۲۰۰
- ۴۲۔ مسلمانوں کی اصلی جماعت (" ") ۱۵۰
- ۴۳۔ قرآنی عقائد و نظریات (" ") ۲۰۰
- ۴۴۔ قرآن مجید کا ضابطہ عبادات (" ") ۴۰۰
- ۴۵۔ قرآن مجید کا ضابطہ اخلاقیات (" ") ۴۰۰
- ۴۶۔ قرآن مجید کا ضابطہ معاملات (" ") ۳۰۰
- ۴۷۔ قرآن مجید کا ضابطہ تکفیر (" ") ۱۵۰

- ۴۸- دو قومی نظریہ کیسے؟ (نفسِ مضمون ظاہر ہے) ۲۰۰
- ۴۹- مجددی عقائد و نظریات ۲۰۰
- ۵۰- صحابہ کرام حضرت مجدد الف ثانی کی نظریں ۱۵۰
- ۵۱- معجزات کا توحید و شرک سے تعلق ۲۵۰
- ۵۲- بشریتِ انبیاء و کرام ۲۵۰
- ۵۳- امام احمد رضا کا معتدل مسلک ۲۰۰
- ۵۴- امام احمد رضا اور مسئلہ بدعت ۲۰۰
- ۵۵- امام احمد رضا اور شرکِ فروش ۲۵۰
- ۵۶- امام احمد رضا کس کے ایجنٹ تھے؟ ۲۰۰
- ۵۷- امام زمانہ (امام احمد رضا خان کی انفرادیت و یکتائی) ۲۸
- ۵۸- چودہویں صدی کا مجدد ۲۰۰
- ۵۹- ببلِ باغِ رسول ۱۵۰
- ۶۰- پروانہ شمع رسالت ۲۵۰
- ۶۱- شمع ہدایت (احقر کے ایمان افروز دیباچوں کا مجموعہ) ۶۰۰
- ۶۲- دیوبندیوں کے خوابوں کی دنیا (نفسِ مضمون ظاہر ہے) ۲۰۰
- ۶۳- علمائے دیوبند کا نظریاتی تضاد ۱۵۰
- ۶۴- دیوبندی حضرات کے نژادی قلعے ۲۰۰
- ۶۵- روافض کی اسلام و مسلمین پر ہر باتیاں ۲۰۰
- ۶۶- موجودہ عیسائی اور بائبل ۲۰۰

۴۔ غیر مطبوعہ تراجم

- ۶۷۔ رسالہ تہلیلیہ (مصنفہ حضرت مجدد الف ثانی)
- ۶۸۔ اثبات النبوة (مصنفہ حضرت مجدد الف ثانی)
- ۶۹۔ مبدأ و معاد (مصنفہ حضرت مجدد الف ثانی)
- ۷۰۔ معارف لدنیہ (مصنفہ حضرت مجدد الف ثانی)
- ۷۱۔ کوائف مذہب شیعوہ (مصنفہ حضرت مجدد الف ثانی)
- ۷۲۔ شرح رباعیات (مصنفہ حضرت مجدد الف ثانی)
- ۷۳۔ مکاشفات غیبیہ (ارشادات حضرت مجدد الف ثانی)
- ۷۴۔ شفاء السقام (مصنفہ امام تقی الدین سبکی)
- ۷۵۔ الاصول الاربعہ (مصنفہ مولانا حسن جان سرسید)

۵۔ زیر ترتیب کتابیں

- ۷۶۔ قادیانی دجال و کذاب (نفسِ مضمون ظاہر ہے)
- ۷۷۔ بیان قدرت و اختیار (قرآن و حدیث کی روشنی میں عطائی اختیار کی حدود)
- ۷۸۔ نورِ نظر (قرآن و حدیث کی روشنی میں نگاہِ مصطفیٰ کا ایمانِ افرادِ زیان)
- ۷۹۔ تجلیاتِ احادیث (بعض احادیث کے ایمانِ افرادِ جلد سے)
- ۸۰۔ انجیلِ بخشش (پانچ بزرگوں کا اردو نعتیہ کلام)
- ۸۱۔ امامِ اعظم (حضرت امام اعظم ابوحنیفہ کا تذکرہ)

محفلِ ذکر

جامع مسجد قادریہ شیر ربانی قادریہ روڈ
۲۱ ایکڑ سکیم متصل گورنمنٹ گرلز ہائی سکول
نیو مزنگ سمن آباد لاہور میں زیرِ اہتمام

صوفی عن سلام سرور نقشبندی مجددی
ہر جمعۃ المبارک کو بعد نماز فجر ختم خواجگان ختم مجددیہ اور
ختم معصومیہ کی ایمان افروز محفل ذکر منعقد ہوتی ہے
محفلِ ذکر

میں سے شمولیت فرما کر ثواب دارین حاصل
کریں

الداعیان الی الخیر۔ اراکین انتظامیہ کھٹی جامع مسجد قادریہ شیر ربانی

ماہنامہ نور اسلام شرقیہ شریف

مجلد الف ثانی نمبر

شائع ہو چکا ہے

مدیر اعلیٰ حضرت صاحبزادہ میاں جمال احمد شرقیہ
سجادہ نشین آستانہ عالیہ شرقیہ شریف
ضخامت: تین جلدوں پر مشتمل گیارہ سو ساٹھ
سے زائد صفحات

قیمت مکمل سیٹ ۲۰۰ روپے بذریعہ ڈاک ۲۲۰ روپے
قیمت حصہ اول ۵۰ روپے حصہ دوم ۱۰۰ روپے حصہ سوم ۵۰ روپے
ملنے کا پتہ

جامع مسجد شیرانی
انجمن روڈ مدینہ چوک سن پور لاہور
مکتبہ نور اسلام شرقیہ شریف ضلع

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ عَمْدًا وَنَصْرًا مِّنْ رَّبِّكَ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ عَمْدًا وَنَصْرًا مِّنْ رَّبِّكَ

منانہ
کی

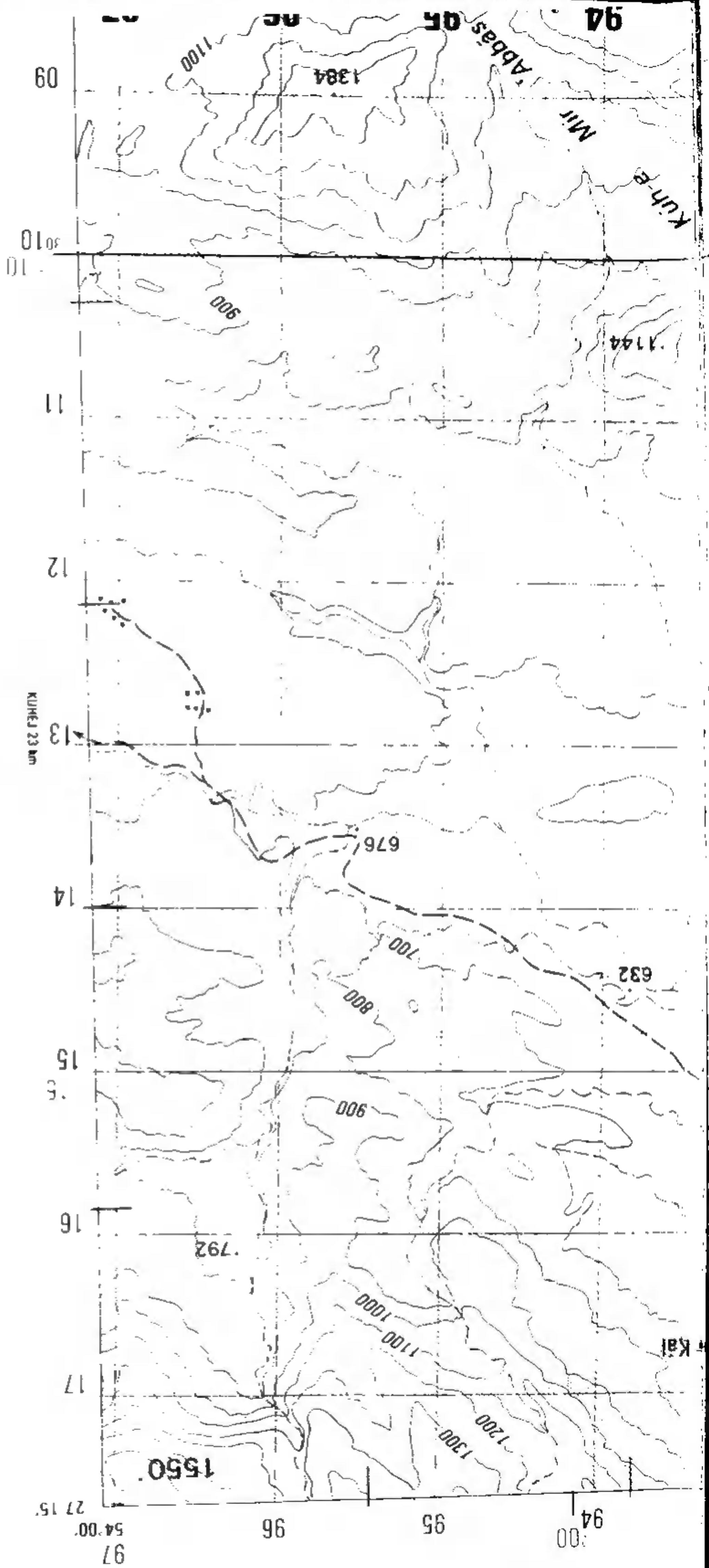
الْأَنبَاءُ وَالْمَنَاقِبُ وَالْحَقَائِقُ وَالْأَحْكَامُ وَالْأَقْوَامُ وَالْأَعْرَافُ وَالْأَسْمَاءُ وَالْأَنْبَاءُ وَالْمَنَاقِبُ وَالْحَقَائِقُ وَالْأَحْكَامُ وَالْأَقْوَامُ وَالْأَعْرَافُ وَالْأَسْمَاءُ

دہند میں سرمایہ ملت کا گھربان ۵ اللہ نے بروقت کیا جس کو خیر دار

حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد فاروقی سرہندی رحمۃ اللہ علیہ کی
گرامی شخصیت محدث تعارف نہیں علامہ اقبال رحمۃ اللہ علیہ نے بیان فرمایا ہے کہ حضور
میں اپنے اس بلاتانی شعر میں یہ تعین پیش کیا ہے
دہند میں سرمایہ ملت کا گھربان ۵ اللہ نے بروقت کیا جس کو خیر دار
یہ ایک قابل ترویج حقیقت ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی برزخ عین بندہ اوس کی روح میں
کرامت فکری دینی اور سیاسی نظام وضع کر کے غور و بات کو کون کے دوس سے اسد اور دینی اسلام
میں ترقی دینے اور ظلم کے خاتمہ اور دینی کو ختم کر دینے اپنے حیرت نداد اور مجاہدانہ بروقت
سامی حمید سے ناکام پیدا اور غیر مسلم ازم میں باگمب مل یہ ایمان فرمایا کہ ملت اسدیت
اور شریعت اسلامیہ بالکل منفرد اور جدا گانہ حیثیت کی حامل ہے اور اس طرح آپ نے دو قوی
نظریے کی بنیاد رکھی یہ نظریہ ایک بیج تھا جس نے مشرق میں پاکستان کے گل شاداب
کی سورت اختیار کی نیز حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تعریف اثبات انبوت
بلکہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فرزند ان وحید کی داعی کو شکر کیا اور دشمنوں کے
برقم کے گور و شبہات کا علانہ انداز میں ان کو فرمایا اسی بنا پر حکیم الامت علامہ اقبال رحمۃ اللہ
نے تعین سرمایہ ملت کا گھربان قرار دیا۔ ہر
مجدد برزخ عین شاہ حضرت امام ربانی مجدد
حیثیت تمام کئے اس سے مجدد
کا پورا امید
مقتد کے عا میں اور تپ کی تسمیات اور پٹیا کو مار کیا جائے

الداعی الخیر صاحب الزمان محمد بن احمد شافعی قزوینی قزوینی شافعی





-DMA SERIES **K753** SHEET **6744 II**



